DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 84

DATED 25-01- 2026.

SUBJECT:- **PRESS CLIPPINGS.**

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

for **(Director General)**

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA
PHONE NO: 081-9202548-9201615-9201958, FAX NO 081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 25.01.2026

نمبرشمار	قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	پسماندہ دوردراز علاقوں میں صحت سہولیات کی فراہمی اولین ترجیح ہے, سرفراز بگٹی۔	جنگ ودیگراخبارات
02	کوئی اسکول بند نہ ہی کوئی بچہ تعلیم سے محروم رہے گا،صوبائی وزیرصحت۔	جنگ ودیگراخبارات
03	حکومت کی تعلیم دوست پالیسیوں سے شرح خواندگی میں اضافہ ہوگا،نورمحمد دمڑ۔	انتخاب ودیگراخبارات
04	حکومت بلوچستان کی ترقی کیلئے کوشاں ہے،سردارزادہ فیصل جمالی۔	مشرق ودیگراخبارات
05	اشتہاری مجرموں کے خلاف مہم اعلی کارکردگی دکھانے والے پولیس افسروں اور جوانوں کے لیے انعامات کا اعلان،آئی جی پولیس۔	جنگ ودیگراخبارات
06	گوادر کے لیے بلیوا کانومی کے تحت 150 ارب روپے کی تجویز وفاق کوارسال۔	مشرق ودیگراخبارات
07	برصغیر پاک وہند کی آزادی باچاخان اوران کے رفقاء کی قربانیوں کی مرہون منت ہے،سیاسی رہنما۔	جنگ ودیگراخبارات
08	آتشزدگی سے متاثرہ تاجروں کے نقصانات کاازالہ حکومت کی ذمہ داری ہے،پشتونخواہ نیپ۔	جنگ ودیگراخبارات
09	گوادرمولانا ہدایت الرحمٰن 12 فروری کودوسالہ کارکردگی پیش کریں گے۔	جنگ ودیگراخبارات
10	حکومت مکمل طورپرناکام ہوچکی ہے،نیشنل پارٹی۔	جنگ ودیگراخبارات

امن وامان:

ژوب تین سالہ بچہ ہلاک قلعہ عبداللہ سے لاش برآمد دیگر واقعات میں 5 زخمی،تربت ایف سی کے ساتھ مقابلے میں ایک دہشت گرد ہلاک دوفرار ہو گئے ،چرس برآمد ملزم گرفتار گاڑی قبضے میں لے لی گئی،ڈیرہ بگٹی نالوم افراد کی فائرنگ باپ ہلاک بیٹا زخمی،سبی کنسٹرکشن کمپنی کی مشینری پر نامعلوم افراد کی فائرنگ ،تمبوڈاکو دکاندار کولوٹ کرفرار۔

عوامی مسائل:

بلوچستان کی شاہراہیں غیرمحفوظ مسافراورٹرانسپورٹرز ڈاکوں کے رحم وکرم پر،نوکنڈی پی ٹی سی ایل کے سینکڑوں صارفین کومشکلات درپیش،دالبندین ندی نالوں میں طغیانی روکنے کی اقدامات کیے جائیں عوامی حلقے ،خضدار رخشوں اور چنچی کی بھرمار شہری اور دکاندار پریشان،مانجھی پور کے عوام 2010 سے گیس کے عدم دستیابی پر پریشان۔

مورخہ 25.01.2026

اداریہ :

روزنامہ بلوچستان نیوزکوئٹہ نے **"بلوچستان میں تعلیم کی بحالی واحکام کا عہد قابل ستائش ہے !"** کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہوزیراعلیٰ بلوچستان،میر سرفراز بگٹی نے گزشتہ روز عالمی یوم تعلیم کے موقع پر اپنے ایک اہم پیغام میں تعلیم کومعاشی خودمختاری،پائیدارترقی اورسماجی استحکام کی بنیاد قرار دیا ہے وزیراعلی میرسرفراز بگٹی نے اس بات کااعادہ کیا کہ حکومت بلوچستان نے 3200 سے زائد بنداسکولوں کو دوبارہ کھول کر ہزاروں بچوں کوتعلیم کے دائرے میں واپس لایا ہے،جوکہ ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔یہ اقدام نہ صرف تعلیمی اداروں کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے بلکہ صوبے میں تعلیم کے معیارکوبہتر بنانے کی ایک عملی کوشش بھی ہے۔عالمی یوم تعلیم کی اس سال کی تقسیم تعلیم کی تخلیق میں نوجوانوں کی طاقت

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

تھیم بلوچستان جیسے پسماندہ صوبے کے لئے خاص طور پر اہمیت رکھتا ہے جہاں تعلیمی میدان میں کئی سنگین مسائل موجود ہیں۔ بلوچستان میں تعلیمی معیار کی کمی اور تعلیمی اداروں کی شدید کمی کے باعث لاکھوں بچے اسکولوں سے باہر ہیں، اور یہی مسائل ہیں جو صوبے کی ترقی میں بڑی رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ زیر اعلیٰ کے پیغام میں تعلیم کے حوالے سے جو عزم و ارادہ ظاہر کیا گیا ہے، وہ ظاہر کرتا ہے کہ حکومت بلوچستان اس معاملے کو اپنی ترجیح بنائے ہوئے ہے بلوچستان میں بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو تعلیم حاصل کرنے سے محروم ہے اور یہ ایک سنگین صورتحال ہے جو نہ صرف صوبے کی سماجی و معاشی ترقی میں رکاوٹ ڈال رہی ہے۔

اداریے:

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے "**بلوچتان حکومت کا صحت کے شعبے میں قابل ستائش اقدامات**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ میزان کوئٹہ نے "**بلوچستان میں گندم کی کمی**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے "**معدنی وسائل عوام کی ،ملکیت قرار عمل کب ہوگا**" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ایکسپریس کوئٹہ نے "Closing the pit of illegal mining" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائمز کوئٹہ نے "Coalmine tragedies" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین :

روزنامہ زمانہ کوئٹہ نے "**محکمہ صحت بلوچستان میں ایک معاشرتی انقلاب**" کے عنوان سے خلیل احمد نے مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ باخبر کوئٹہ نے "**امتحانی شفافیت اور ذمہ داری کوئٹہ سے مشاہدات**" کے عنوان سے ذوالفقار علی طارق قادری نے مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

Bullet No 1

Page No

THE DAILY JANG QUETTA

روزنامہ جنگ کوئٹہ

بانی میر خلیل الرحمٰن

قیمت 40 روپے

جلد 55 | اتوار 5 شعبان المعظم 1447ھ 25 جنوری 2026ء | نمبر 25

پسماندہ و دور دراز علاقوں میں صحت سہولیات کی فراہمی اولین ترجیح ہے

سرفراز بگٹی

کنٹریکٹ پر تقریباً 3000 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل، صوبے بھر میں 164 بیسک ہیلتھ یونٹس فعال بنادیئے، وزیراعلیٰ

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ محکمہ صحت بلوچستان میں ایک خاموش مگر موثر انقلاب برپا کیا گیا ہے جس کے ثمرات اب براہ راست عوام تک پہنچنا شروع ہو گئے ہیں سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر اپنے ایک پیغام میں انہوں نے کہا.... (باقی صفحہ 6 نمبر 13)

کہ صوبے کے پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے وزیراعلیٰ نے بتایا کہ حکومت بلوچستان نے کنٹریکٹ بنیادوں پر تقریباً 33000 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا ہے، جس کے نتیجے میں صوبے بھر میں 164 بیسک ہیلتھ یونٹس (BHUs) کو فعال بنایا جا چکا ہے ان اقدامات سے وہ علاقے بھی مستفید ہو رہے ہیں جہاں ماضی میں صحت کی سہولیات نہ ہونے کے برابر تھیں میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سردی میں ٹھٹھرتے اور گرمی میں جھلستے دور افتادہ علاقوں میں بسنے والے عام بلوچستانی کو اب اس کے قریب بنیادی طبی سہولیات میسر آ رہی ہیں جو ایک بڑی پیش رفت ہے انہوں نے واضح کیا کہ یہ اقدامات محض اعداد و شمار نہیں بلکہ عوام کی زندگیوں میں عملی بہتری کی علامت ہیں وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ محکمہ صحت میں اصلاحات کا یہ سلسلہ یہاں نہیں رکے گا بلکہ صحت کی سہولیات کے دائرہ کار کو مزید وسیع کیا جائے گا تاکہ صوبے کے ہر شہری کو معیاری اور بروقت علاج کی سہولت دستیاب ہو سکے۔

عوام سے یہ وعدہ ہے، کوئی سرکاری اسکول بند نہیں رہیگا، وزیراعلیٰ

تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے، کوئی بچہ اسکول سے باہر نہیں ہوگا، ایکس پر پیغام

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ انٹرنیشنل ایجوکیشن ڈے تعلیم کے فروغ کا عزم دہرانے کا دن ہے، انٹرنیشنل ایجوکیشن ڈے پر بلوچستان کی عوام سے وعدہ ہے کہ صوبے کا کوئی سرکاری اسکول بند نہیں رہے گا۔ یہ بات انہوں نے ہفتہ کو عالمی یوم تعلیم کے موقع پر سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر پیغام میں کہی۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان کا کوئی بچہ اسکول سے باہر نہیں ہوگا، تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے، وسائل کی کمی کے باعث بلوچستان کا کوئی قابل بچہ اعلیٰ تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ معیاری اور کارگر تعلیم کے ذریعے بلوچستان کا مستقبل محفوظ بنایا جائے گا۔

وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی اور صوبائی وزراء سینیٹر منظور کاکڑ کے چچا کے انتقال پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی، صوبائی وزراء اور ارکان اسمبلی ربانی کاکڑ کی والدہ کے انتقال پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No.

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

چیف ایگزیکٹو: سید ممتاز احمد

جلد 54 | اتوار 05 شعبان 1447ھ 25 جنوری 2026ء صفحات 24 | شمارہ 202

رجسٹرڈ BC-m-1 | Email. mashriqqta2008@gmail.com | PTCL 081-2827345 081-2827344 | قیمت 40 روپے

معیاری اور کارگر تعلیم کے ذریعے بلوچستان کا مستقبل محفوظ بنایا جائیگا، میر سرفراز بگٹی

3000 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل

صوبے کے پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے، 164 بیسک ہیلتھ یونٹس فعال کر دیئے گئے، وزیر اعلیٰ بلوچستان

سردی میں ٹھٹھرتے اور گرمی میں جھلستے دور افتادہ علاقوں میں بسنے والے عام بلوچستانی کو اب اس کے قریب بنیادی طبی سہولیات میسر آرہی ہیں جو ایک بڑی پیش رفت ہے

محکمہ صحت میں اصلاحات کا سلسلہ نہیں رکے گا، صحت کی سہولیات کے دائرہ کار کو مزید وسیع کیا جائے گا تا کہ ہر شہری کو معیاری اور بروقت علاج کی سہولت دستیاب ہو سکے، اظہار خیال

بلوچستان کا کوئی بچہ اسکول سے باہر نہیں ہوگا، تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے، وسائل کی کمی کے باعث بلوچستان کا کوئی قابل بچہ اعلیٰ تعلیم سے محروم نہیں رہے گا، سماجی رابطے کی سائٹ پر پیغام

کوئٹہ (خ ن، این این آئی) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں گزشتہ کچھ عرصے کے دوران محکمہ صحت میں ایک خاموش مگر مؤثر انقلاب برپا کیا گیا ہے جس کے ثمرات اب براہ راست عوام تک پہنچنا شروع ہو گئے ہیں سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر اپنے ایک پیغام میں انہوں نے کہا کہ صوبے کے پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ حکومت بلوچستان نے کنٹریکٹ بنیادوں پر تقریباً 3000 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا ہے، جس کے نتیجے میں صوبے بھر میں 164 بیسک ہیلتھ یونٹس (BHUs) کو فعال بنایا جا چکا ہے ان اقدامات سے وہ علاقے بھی مستفید ہو رہے ہیں جہاں ماضی میں صحت کی سہولیات نہ ہونے کے برابر تھیں میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سردی میں ٹھٹھرتے اور گرمی میں جھلستے دور افتادہ علاقوں میں بسنے والے عام بلوچستانی کو اب اس کے قریب بنیادی طبی سہولیات میسر......

بقیہ 1 صفحہ نمبر 7 پر

آرہی ہیں جو ایک بڑی پیش رفت ہے انہوں نے واضح کیا کہ یہ اقدامات محض اعداد و شمار نہیں بلکہ عوام کی زندگیوں میں عملی بہتری کی علامت ہیں وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ محکمہ صحت میں اصلاحات کا یہ سلسلہ یہاں نہیں رکے گا بلکہ صحت کی سہولیات کے دائرہ کار کو مزید وسیع کیا جائے گا تا کہ صوبے کے ہر شہری کو معیاری اور بروقت علاج کی سہولت دستیاب ہو سکے۔ دوسری جانب۔ بلوچستان کی عوام سے وعدہ ہے کہ صوبے کا کوئی سرکاری اسکول بند نہیں رہے گا، معیاری اور کارگر تعلیم کے ذریعے بلوچستان کا مستقبل محفوظ بنایا جائے گا، وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ انٹرنیشنل ایجوکیشن ڈے تعلیم کے فروغ کا عزم دہرانے کا دن ہے، انٹرنیشنل ایجوکیشن ڈے پر بلوچستان کی عوام سے وعدہ ہے کہ صوبے کا کوئی سرکاری اسکول بند نہیں رہے گا۔ یہ بات انہوں نے ہفتہ کو عالمی یوم تعلیم کے موقع پر سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر پیغام میں کہی۔ وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان کا کوئی بچہ اسکول سے باہر نہیں ہوگا، تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے، وسائل کی کمی کے باعث بلوچستان کا کوئی قابل بچہ اعلیٰ تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ معیاری اور کارگر تعلیم کے ذریعے بلوچستان کا مستقبل محفوظ بنایا جائے گا۔

وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی صوبائی وزرا اور اراکین اسمبلی پیپلز پارٹی کے صوبائی جنرل سیکرٹری ربانی کاکڑ کی والدہ کے انتقال پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی اور صوبائی وزرا، سینیٹر منظور کاکڑ کے چچا کے انتقال پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

ت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No.

روزنامہ ایکسپریس کوئٹہ سینچری

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

جلد 24 شمارہ 44 | اتوار، 5 شعبان المعظم، 25 جنوری 2026ء، صفحات 8 قیمت 40 روپے

وزیر اعلیٰ: 164 بی ایچ یو فعال، کنٹریکٹ پر 3 ہزار ڈاکٹرز کی بھرتی مکمل

کچھ عرصے کے دوران محکمہ صحت میں خاموش مگر موثر انقلاب برپا کیا گیا جس کے ثمرات عوام تک پہنچنا شروع ہوگئے

اصلاحات کا سلسلہ یہاں رکے گا نہیں بلکہ صحت کی سہولیات کا دائرہ کار مزید وسیع کیا جائے گا، ایکس پر پیغام

کوئٹہ (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں گزشتہ کچھ عرصے کے دوران محکمہ صحت میں ایک خاموش مگر موثر انقلاب برپا کیا گیا ہے جس کے ثمرات اب براہ راست عوام تک پہنچنا شروع ہوگئے ہیں سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر اپنے (باقی صفحہ 5 نمبر 14)

ایک پیغام میں انہوں نے کہا کہ صوبے کے پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ حکومت بلوچستان نے کنٹریکٹ بنیادوں پر تقریباً 3000 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا ہے، جس کے نتیجے میں صوبے بھر میں 164 بیسک ہیلتھ یونٹس (BHUs) کو فعال بنایا جا چکا ہے ان اقدامات سے وہ علاقے بھی مستفید ہو رہے ہیں جہاں ماضی میں صحت کی سہولیات نہ ہونے کے برابر تھیں میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سردی میں ٹھٹھرتے اور گرمی میں جھلستے دور افتادہ علاقوں میں بسنے والے عام بلوچستانی کو اب اس کے قریب بنیادی طبی سہولیات میسر آ رہی ہیں جو ایک بڑی پیش رفت ہے انہوں نے واضح کیا کہ یہ اقدامات محض اعداد و شمار نہیں بلکہ عوام کی زندگیوں میں عملی بہتری کی علامت ہیں وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ محکمہ صحت میں اصلاحات کا یہ سلسلہ یہاں نہیں رکے گا بلکہ صحت کی سہولیات کے دائرہ کار کو مزید وسیع کیا جائے گا تاکہ صوبے کے ہر شہری کو معیاری اور بروقت علاج کی سہولت دستیاب ہو سکے۔

وزیر اعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی سے قائد حزب اختلاف میر یونس عزیز زہری اراکین اسمبلی اصغر خان ترین اور زاہد علی ریکی ملاقات کر رہے ہیں

1

Bullet No.

Pa

THE DAILY INTEKHAB (Quetta)
روزنامہ انتخاب کوئٹہ
رجسٹرڈ نمبر بی سی I-4
قیمت 30 روپے
صفحات 6
www.dailyintekhab.PK
Intekhabnews@gmail.com
Quetta Ph:081-2822909
جلد نمبر 33 | اتوار 25 جنوری 2026ء بمطابق 05 شعبان المعظم 1447ھ | شمارہ نمبر 25

3 ہزار ڈاکٹروں کی بھرتی کا عمل مکمل، محکمہ صحت میں خاموش انقلاب برپا کر دیا

میر سرفراز بگٹی

کنٹریکٹ بنیادوں پر بھرتی کی گئی، صوبے بھر میں 164 بیسک ہیلتھ یونٹس کو فعال کر دیا گیا ہے، وزیراعلیٰ بلوچستان

ماضی میں طبی سہولیات نہ ہونے کے برابر تھیں، اب اصلاحات کے باعث دور دراز علاقوں کے عوام کو بھی ثمرات مل رہے ہیں، ایکس پر بیان

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں گزشتہ کچھ عرصے کے دوران محکمہ صحت میں ایک خاموش مگر مؤثر انقلاب برپا کیا گیا ہے جس کے ثمرات اب براہِ راست عوام تک پہنچنا شروع ہو گئے ہیں سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر اپنے ایک پیغام میں انہوں نے کہا کہ صوبے کے پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے وزیراعلیٰ نے بتایا کہ حکومت بلوچستان نے کنٹریکٹ بنیادوں پر تقریباً 3000 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا ہے، جس کے نتیجے میں صوبے بھر میں 164 بیسک ہیلتھ یونٹس (BHUs) کو فعال بنایا جا چکا ہے ان اقدامات سے وہ علاقے بھی مستفید ہو رہے ہیں جہاں ماضی میں صحت کی سہولیات نہ ہونے کے برابر تھیں میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سردی میں ٹھٹھرتے اور گرمی میں جھلستے دور افتادہ علاقوں میں بسنے والے عام بلوچستانی کو اب اس کے قریب

بقیہ نمبر 81 صفحہ 5 پر

بنیادی طبی سہولیات میسر آ رہی ہیں جو ایک بڑی پیش رفت ہے انہوں نے واضح کیا کہ یہ اقدامات محض اعداد و شمار نہیں بلکہ عوام کی زندگیوں میں عملی بہتری کی علامت ہیں وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ محکمہ صحت میں اصلاحات کا یہ سلسلہ یہاں نہیں رکے گا بلکہ صحت کی سہولیات کے دائرہ کار کو مزید وسیع کیا جائے گا تاکہ صوبے کے ہر شہری کو معیاری اور بروقت علاج کی سہولت دستیاب ہو سکے۔

کوئٹہ، وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی سے اپوزیشن لیڈر یونس عزیز زہری، ارکان اسمبلی اصغر ترین اور زابد ریکی ملاقات کر رہے ہیں

THE DAILY BAAKHABAR QUETTA

روزنامہ باخبر کوئٹہ

بانی اکرام اللہ خان

جلد 30 | اتوار 25 جنوری 2026ء بمطابق 05 شعبان 1447ھ قیمت 20 روپے | شمارہ 25

پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی اولین ترجیح ہے، وزیراعلیٰ

صحت میں ایک خاموش مگر مؤثر انقلاب برپا کیا گیا ہے، جس کے ثمرات اب براہِ راست عوام تک پہنچنا شروع ہو گئے ہیں، اصلاحات کا یہ سلسلہ یہاں نہیں رکے گا بلکہ صحت کی سہولیات کے دائرہ کار کو مزید وسیع کیا جائے گا

صوبے بھر میں 164 بیسک ہیلتھ یونٹس کو فعال بنایا جا چکا ہے سردی میں ٹھٹھرتے اور گرمی میں جھلستے دور افتادہ علاقوں میں بسنے والے عام بلوچستانی کو اب اس کے قریب بنیادی طبی سہولیات میسر آ رہی ہیں جو ایک بڑی پیش رفت ہے

کوئٹہ (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں گزشتہ کچھ عرصے کے دوران محکمہ صحت میں ایک خاموش مگر مؤثر انقلاب برپا کیا گیا ہے، جس کے ثمرات اب براہِ راست عوام تک پہنچنا شروع ہو گئے ہیں سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر اپنے ایک پیغام میں انہوں نے کہا کہ صوبے کے پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے وزیراعلیٰ نے بتایا کہ حکومت بلوچستان نے کنٹریکٹ بنیادوں پر تقریباً 3000 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا ہے، جس کے نتیجے میں صوبے بھر میں 164 بیسک ہیلتھ یونٹس (BHUs) کو فعال بنایا جا چکا ہے ان اقدامات سے وہ علاقے بھی مستفید ہو رہے ہیں جہاں ماضی میں صحت کی سہولیات نہ ہونے کے برابر تھیں میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سردی میں ٹھٹھرتے اور گرمی میں جھلستے دور افتادہ علاقوں میں بسنے والے عام بلوچستانی کو اب اس کے قریب بنیادی طبی سہولیات میسر آ رہی ہیں جو ایک بڑی پیش رفت ہے انہوں نے واضح کیا کہ یہ اقدامات محض اعداد و شمار نہیں بلکہ عوام کی زندگیوں میں عملی بہتری کی علامت ہیں وزیراعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ محکمہ صحت میں اصلاحات کا یہ سلسلہ یہاں نہیں رکے گا بلکہ صحت کی سہولیات کے دائرہ کار کو مزید وسیع کیا جائے گا تاکہ صوبے کے ہر شہری کو معیاری اور بروقت علاج کی سہولت دستیاب ہو سکے۔

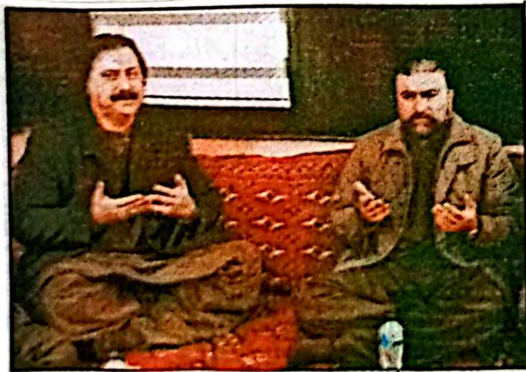

کوئٹہ، وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی سینیٹر منظور خان کاکڑ سے انکے چچا کی وفات پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی اور صوبائی وزراء سینیٹر منظور خان کاکڑ کے چچا کے انتقال پر تعزیت و فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No 1

Page No 6

Daily AZADI Quetta

روزنامہ آزادی کوئٹہ

بانی
صدیق بلوچ

جلد نمبر-25 | اتوار 25 جنوری 2026ء بمطابق 05 شعبان المعظم 1447ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر-25

3 ہزار ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل 164 بی ایچ یوز فعال کر دیئے گئے ہیں

سرفراز بگٹی

بلوچستان میں گزشتہ کچھ عرصے کے دوران محکمہ صحت میں ایک خاموش مگر موئثر انقلاب برپا کیا گیا ہے جس کے ثمرات اب براہ راست عوام تک پہنچنا شروع ہو گئے ہیں

صوبے کے پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے وزیر اعلیٰ بلوچستان کا ٹوئٹ

انٹرنیشنل ایجوکیشن ڈے تعلیم کے فروغ کا عزم دہرانے کا دن ہے، انٹرنیشنل ایجوکیشن ڈے پر بلوچستان کی عوام سے وعدہ ہے کہ صوبے کا کوئی سرکاری اسکول بند نہیں رہے گا

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ بلوچستان میں گزشتہ کچھ عرصے کے دوران محکمہ صحت میں ایک خاموش مگر موئثر انقلاب برپا کیا گیا ہے جس کے ثمرات اب براہ راست عوام تک پہنچنا شروع ہوگئے (بقیہ نمبر1 صفحہ نمبر2 پر)

کوئٹہ (این این آئی) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ انٹرنیشنل ایجوکیشن ڈے تعلیم کے فروغ کا عزم دہرانے کا دن ہے، انٹرنیشنل ایجوکیشن ڈے پر بلوچستان کی عوام سے وعدہ ہے کہ صوبے کا کوئی سرکاری اسکول بند نہیں رہے (بقیہ نمبر2 صفحہ نمبر2 پر)

ہیں سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر اپنے ایک پیغام میں انہوں نے کہا کہ صوبے کے پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ حکومت بلوچستان نے کنٹریکٹ بنیادوں پر تقریباً 3000 ڈاکٹرز کی بھرتی کا عمل مکمل کیا ہے، جس کے نتیجے میں صوبے بھر میں 164 بیسک ہیلتھ یونٹس (BHUs) کو فعال بنایا جا چکا ہے ان اقدامات سے وہ علاقے بھی مستفید ہو رہے ہیں جہاں ماضی میں صحت کی سہولیات نہ ہونے کے برابر تھیں میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سردی میں ٹھٹھرتے اور گرمی میں جھلستے دور افتادہ علاقوں میں بسنے والے عام بلوچستانی کو اب اس کے قریب بنیادی طبی سہولیات میسر آ رہی ہیں جو ایک بڑی پیش رفت ہے انہوں نے واضح کیا کہ یہ اقدامات محض اعداد و شمار نہیں بلکہ عوام کی زندگیوں میں عملی بہتری کی علامت ہیں وزیر اعلیٰ بلوچستان نے کہا کہ محکمہ صحت میں اصلاحات کا یہ سلسلہ یہاں نہیں رکے گا بلکہ صحت کی سہولیات کے دائرہ کار کو مزید وسیع کیا جائے گا تاکہ صوبے کے ہر شہری کو معیاری اور بروقت علاج کی سہولت دستیاب ہو سکے۔

گا۔ یہ بات انہوں نے ہفتہ کو عالمی یوم تعلیم کے موقع پر سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر پیغام میں کہی۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بلوچستان کا کوئی بچہ اسکول سے باہر نہیں ہوگا، تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے، وسائل کی کمی کے باعث بلوچستان کا کوئی قابل بچہ اعلیٰ تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ معیاری اور کارگر تعلیم کے ذریعے بلوچستان کا مستقبل محفوظ بنایا جائے گا۔

وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی اور صوبائی وزراء سینیٹر منظور کاکڑ کے چچا کے انتقال پر فاتحہ خوانی کر رہے ہیں

THE DAILY INTEKHAB (HUB)

روزنامہ انتخاب حب بلوچستان

رجسٹرڈ نمبر بی سی I-3

قیمت 40 روپے

صفحات 8

www.dailyintekhab.pk

Hub Ph: 0853-363533

Karachi Ph: 021-32631089 & 32634518

جلد نمبر 38 ہفتہ 24 جنوری 2026ء بمطابق 04 شعبان المعظم 1447ھ شمارہ نمبر 24

سکولوں کی موثر مانیٹرنگ سے حاضری میں بہتری

معیاری اور محفوظ تعلیمی ماحول فراہم کرینگے

سرفراز بگٹی

تعلیم معاشرے کی پائیدار ترقی، معاشی خودمختاری اور سماجی استحکام کی اساس، 3200 سے زائد اسکولوں کو دوبارہ فعال کر کے ہزاروں بچوں کو تعلیم کے دائرہ کار میں واپس لایا گیا' وزیر اعلیٰ

صوبائی حکومت تعلیم میں سرمایہ کاری کو اپنی اولین ترجیح بنائے رکھے گی اور اس ضمن میں کسی کوتاہی کو برداشت نہیں کیا جائے گا' عالمی یوم تعلیم کے موقع پر پیغام

کوئٹہ (آن لائن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ تعلیم کسی بھی معاشرے کی پائیدار ترقی، معاشی خودمختاری اور سماجی استحکام کی اساس ہے حکومت بلوچستان صوبے میں ایک موثر، معیاری اور یکساں تعلیمی نظام کے قیام کے لیے عملی اور دیرپا اصلاحات متعارف کروا رہی ہے ان خیالات کا اظہار انہوں نے تعلیم کے عالمی دن کے موقع پر پیغام میں کیا وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان میں طویل عرصے سے بند پڑے تعلیمی ادارے صوبے کے تعلیمی ڈھانچے پر ایک بڑا سوالیہ نشان تھے، تاہم موجودہ حکومت نے سنجیدہ اور فیصلہ کن اقدامات کے ذریعے 3200 سے زائد بند اسکولوں کو دوبارہ فعال کر کے بقیہ نمبر 50 صفحہ 7 پر

ہزاروں بچوں کو تعلیم کے دائرہ کار میں واپس لایا ہے، جو تعلیمی بحالی کی جانب ایک اہم سنگ میل ہے میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ محکمہ تعلیم میں اصلاحات محض بیانات تک محدود نہیں بلکہ نظام کی جڑوں تک پھیلائی جا رہی ہیں، جن میں اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانا، اسکولوں کی موثر مانیٹرنگ، شفافیت پر مبنی تقرریاں، وسائل کا درست استعمال اور تعلیمی اداروں میں جوابدہی کا موثر نظام شامل ہے انہوں نے واضح کیا کہ حکومت بلوچستان کا ہدف صرف اسکول کھولنا نہیں بلکہ بچوں کو معیاری تعلیم، محفوظ تعلیمی ماحول اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نصاب فراہم کرنا ہے، تاکہ آنے والی نسلیں علم، ہنر اور کردار کے ساتھ قومی دھارے میں موثر کردار ادا کر سکیں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تعلیم کے عالمی دن کا تقاضا ہے کہ ہم اجتماعی طور پر یہ عہد کریں کہ تعلیم کو محض ایک شعبہ نہیں بلکہ صوبے کے مستقبل کی ضمانت سمجھیں۔ حکومت بلوچستان تعلیم میں سرمایہ کاری کو اپنی اولین ترجیح بنائے رکھے گی اور اس ضمن میں کسی بھی کوتاہی کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Balochistan Times

92 NEWS MEDIA GROUP

balochistantimes.pk @balochistantimes.pk BTimes_

Regd No. B.C.6 VOL XLV No. 1350 QUETTA Sunday January 25, 2026 / Shaban-ul-Muazzam 05, 1447

Balochistan recruits 3,000 doctors, activates 164 basic health units across province: Bugti

Pledges universal education access on Int'l Day of Education

Staff Report

QUETTA: Chief Minister Balochistan Mir Sarfraz Bugti has announced the completion of a major healthcare reform initiative, declaring that a silent but effective revolution has taken place in the province's health sector, with its benefits now reaching the general public.

In a statement shared on social media platform X, the Chief Minister said that providing basic healthcare facilities to remote and underdeveloped areas remains the government's top priority. He revealed that the provincial government has successfully completed the recruitment of nearly 3,000 doctors on a contract basis.

As a result of this recruitment drive, 164 Basic Health Units (BHUs) across the province have been made fully functional, significantly improving access to healthcare services in areas where medical facilities were previously limited or unavailable.

Sarfraz Bugti emphasized that residents of far-flung regions—who endure harsh winters and scorching summers—are now receiving medical services closer to their homes, calling it a major step forward for the province's public health system.

The Chief Minister clarified that these achievements are not merely statistical figures but represent tangible improvements in the lives of ordinary citizens. He further said that the health reform process will continue, with plans to expand the scope of services to ensure that every citizen of Balochistan has access to timely and quality medical treatment.

Moreover, on the occasion of the International Day of Education, the Chief Minister of Balochistan, Mir Sarfraz Bugti, expressed in a message on the social media platform X that International Education Day is a day to reaffirm the commitment to the promotion of education. On this day, he made a promise to the people of Balochistan that no government school in the entire province will ever remain closed. He said that no child in Balochistan will be left out of school, emphasizing that education is a fundamental and basic right for every single child. He further stated that due to the lack of resources, no talented child in Balochistan will be deprived of higher education. Through quality and effective education, the future of Balochistan will be secured and strengthened for coming generations.

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated. 25 JAN 2026 Page No. 9

حکومت کی تعلیم دوست پالیسیوں سے شرح خواندگی میں اضافہ ہوگا، نور محمد دمڑ

تعلیم ہی وہ طاقت ہے جو افراد کو شعور، معاشروں کو استحکام اور ریاستوں کو مضبوط بناتی ہے

کوئٹہ (غ ن) صوبائی وزیر خوراک و چیئرمین بلوچستان فوڈ اتھارٹی نور محمد دمڑ نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ ہر سال 24 جنوری کو عالمی یوم تعلیم کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اس کا مقصد تعلیم کی اہمیت، مساوی تعلیمی مواقع اور معیاری تعلیم کے فروغ کو اجاگر کرنا ہے اور تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی، خوشحالی اور خودمختاری کی بنیاد ہوتی ہے۔ تعلیم ہی وہ طاقت ہے جو افراد کو شعور، معاشروں کو استحکام اور ریاستوں کو مضبوط بناتی ہے انہوں نے کہا کہ عالمی یوم تعلیم ہمیں اس حقیقت کی یاد دہانی کراتا ہے کہ علم کے بغیر ترقی کا تصور ممکن نہیں۔ موجودہ حکومت وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کے وژن کے مطابق صوبے میں تعلیمی شعبے کی بہتری، اسکولوں کی بحالی، اساتذہ کی تربیت اور جدید سہولیات کی فراہمی کیلئے عملی اقدامات کر رہی ہے۔ حکومت کی تعلیم دوست پالیسیوں کے ذریعے نہ صرف شرح خواندگی میں اضافہ ہوگا بلکہ نوجوانوں کو باصلاحیت، باکردار اور ذمہ دار شہری بنانے کیلئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔

MASHRIQ QUETTA

کوئی اسکول بند نہ ہی کوئی بچہ تعلیم سے محروم رہے گا، صوبائی وزیر صحت

سہولیات فراہم کرنے کیلئے ہمارے دروازے ہمہ وقت کھلے، مسائل کے حل کیلئے کھلی کچہریاں لگانا پیپلز پارٹی کا وژن ہے، بخت محمد کاکڑ

الیکشن سے قبل جو وعدے عوام سے کئے ان پر پورا اترنے کیلئے عمل پیرا ہیں، انٹرنیشنل ایجوکیشن ڈے کے موقع پر پیغام

وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی کے شکر گزار ہمیشہ تعاون اور علاقے کی تعمیر و ترقی میں بھرپور ساتھ دیا، وفود سے ملاقات میں گفتگو

کوئٹہ (اے این این) صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ نے کہا ہے کہ تعلیم قوم کا مستقبل ہے وسائل کی کمی کے باعث بلوچستان کا کوئی قابل بچہ اعلیٰ تعلیم سے محروم نہیں رہے گا بلوچستان کا کوئی بچہ اسکول سے باہر نہیں ہوگا، تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے علاقے کے مسائل حل کرنا اور عوام کو سہولیات کی فراہمی کیلئے ہمیشہ ہمارے دروازے کھلے اور ہر ہفتہ میں عوام کیلئے کھلی کچہریاں لگانا پیپلز پارٹی کے قائدین کا........ بقیہ 39 صفحہ نمبر 7 پر

وژن ہے یہ بات انہوں نے عالمی یوم تعلیم کے موقع اور حلقہ انتخاب کے مختلف وفود سے بات چیت کرتے ہوئے کہی انہوں نے کہا کہ انٹرنیشنل ایجوکیشن ڈے تعلیم کے فروغ کا عزم دہرانے کا دن ہے، آج کی دنیا سے ہم نے مزید یہ عہد کرنا کہ تعلیم ہمارے لئے کامیابی کا سبب بنے گا انٹرنیشنل ایجوکیشن ڈے پر بلوچستان کے عوام سے وعدہ ہے کہ صوبے کا کوئی سرکاری اسکول بند نہیں رہے گا بلوچستان کا کوئی بچہ اسکول سے باہر نہیں ہوگا، تعلیم ہر بچے کا بنیادی حق ہے وسائل کی کمی کے باعث بلوچستان کا کوئی قابل بچہ اعلیٰ تعلیم سے محروم نہیں رہے گا معیاری اور کارگر تعلیم کے ذریعے بلوچستان کا مستقبل محفوظ بنایا جائے گا انہوں نے کہا کہ الیکشن سے قبل جو وعدے اور دعوے عوام کے ساتھ کئے ہیں اس پر پورا اترنے کیلئے آج تک عمل پیرا ہیں اور اس وقت میرا علاقہ ترقیاتی حوالے سے آگے جا رہا ہے جس کا اعتراف مخالفین بھی کر رہے ہیں لیکن اپنے علاقے کو یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی نے جس طرح ہر دور میں عوام کے مسائل حل کئے ہیں اس پر توجہ دی ہے وہی مشن کو آگے لانے کی بھرپور کوشش کی ہے اور کرتے رہیں گے بلکہ علاقے میں تمام ترقیاتی منصوبے مکمل کر کے دم لیں گے علاقہ رقبے کے لحاظ سے بڑا ہے لیکن محدود وسائل میں رہتے ہوئے جہاں ضروری وسائل تھے وہ عوام پر خرچ کئے اور مزید بھی خرچ کریں گے انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ بلوچستان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ہمیشہ میرے ساتھ نہ صرف تعاون کیا بلکہ علاقے کی تعمیر و ترقی میں بھرپور ساتھ دیا ہے۔

حکومت بلوچستان کی ترقی کیلئے کوشاں ہے، سردارزادہ فیصل جمالی

پاکستان پیپلز پارٹی عوامی خدمت اور ترقی کے ایجنڈے پر یقین رکھتی ہے، صوبائی وزیر لائیو سٹاک

ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل سے حلقہ انتخاب میں ترقی و خوشحالی کا نیا دور شروع ہوگا، رہنما پیپلز پارٹی

گنداخہ (یو این اے) عوامی لیڈر صوبائی وزیر لائیو اسٹاک سردارزادہ فیصل خان جمالی نے کہا ہے کہ بلوچستان کی مجموعی ترقی اور عوامی خوشحالی موجودہ صوبائی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے عملی اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی عوامی خدمت اور ترقی کے ایجنڈے پر یقین رکھتی ہے اور موجودہ حکومت بھی اسی وژن کے تحت صوبے کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ انہوں .... بقیہ 29 صفحہ نمبر 7 پر

نے کہا کہ ترقیاتی منصوبے پاکستان پیپلز پارٹی کی حکومت کی اولین ترجیح ہیں اور ان شاء اللہ بہت جلد اپنے حلقہ انتخاب کو ترقیاتی منصوبوں میں اہم مقام دلانے کیلئے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں گے ان منصوبوں کی تکمیل سے اوستہ محمد اور گردونواح کے عوام کو بنیادی سہولیات کی فراہمی ممکن ہو سکے گی اور علاقے میں ترقی و خوشحالی کا نیا دور شروع ہوگا۔ صوبائی وزیر لائیو اسٹاک سردارزادہ فیصل خان جمالی نے مزید کہا کہ عوام کے دیرینہ مسائل کے حل اور ترقیاتی خوابوں کو حقیقت میں بدلنا حکومت کی ذمہ داری ہے، جسے پوری دیانت داری اور سنجیدگی کے ساتھ نبھایا جائے گا انہوں نے واضح کیا کہ ترقیاتی منصوبوں میں شفافیت، اعلیٰ معیار اور بروقت تکمیل ان کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں اور اس ضمن میں کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کی جائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ عوامی خدمت ہی ان کی سیاست کا محور ہے اور وہ ذاتی مفادات کے بجائے عوامی فلاح کو ترجیح دیتے ہیں انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ بلوچستان کو ترقی کی دوڑ میں شامل کرنے، پسماندگی کے خاتمے اور عوام کے معیار زندگی کو بہتر بنانے کے لئے ترقیاتی عمل بلاتعطل

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2

Dated: 25 JAN 2026 Page No. 1

اشتہاری مجرموں کے خلاف مہم

اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے پولیس افسران و جوانوں کیلئے انعامات کا اعلان

مہم 26 جنوری سے 24 فروری تک چلائی جائے گی، اس کی کامیابی یقینی بنانے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں، آئی جی پولیس

کوئٹہ اسٹاف رپورٹر انسپکٹر جنرل پولیس بلوچستان محمد طاہر اشتہاری مجرموں کے خلاف شروع مہم کے دوران اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے 4 سرفہرست اضلاع کے پولیس آفیسران اور جوانوں کے لیے انعامات کا اعلان کیا ہے۔ یہ بات انہوں نے اپنے ایک پیغام میں دیتے ہوئے کہی۔ آئی جی پولیس بلوچستان نے کہا ہے کہ خصوصی مہم کے حوالے کے دوران اشتہاری مجرموں کی گرفتاری کے لیے 26 جنوری سے 24 فروری 2026 تک ایک ماہ کی مہم چلائی جائے گی۔ انہوں نے کہا ہدایت کی کہ تمام رینج کے ڈی آئی جیز اور ڈسٹرکٹ ایس ایس پیز/ایس پیز زیادہ سے زیادہ تعداد میں اشتہاری مہم کی گرفتاری کو یقینی بنانے کے لیے تمام دستیاب وسائل بروئے کار لائے جائیں، انہوں نے ہدایت کی ہے کہ تمام رینج ڈی آئی جیز ڈسٹرکٹ ایس ایس پیز/ایس پیز کو دی گئی ٹاسک کے مطابق مہم میں اپنی ذاتی شمولیت کو یقینی بنائیں گے۔ اور تمام مطلوب اشتہاری کی مکمل فہرستیں مرتب کی جائیں گی اور جلد از جلد سنٹرل پولیس آف کو ارسال کی جائیں تا کہ اس مکمل ڈیٹا دیگر صوبوں کے پولیس حکام ان کے تبادلہ کے نظام میں شامل کیا جائے گا۔ تاک دیگر صوبوں میں مقدمات میں نامزدگی کے حوالے سے موجود نظام میں شامل کی کیا جائے گا انہوں نے ہدایت کی ہے متعلقہ رینجز اور اضلاع اپنے اشتہاری مجرموں کی فہرستوں کا تبادلہ بھی کریں گے تا کہ منتقل یا منتقل کیے گئے POs کی گرفتاری اور ایک ضلع سے دوسرے میں ان اشتہاریوں روپوشی کے امکانات کے جاسکیں، وفات پانے والے اشتہاریوں کی قانونی تقاضوں کی تکمیل کے بعد فہرست سے خارج کر دیے جائیں انہوں نے کہا کہ موثر رابطہ کاری کو یقینی بنانے کے لیے رینج اور ضلعی سطح پر فوکل پرسنز کو نامزد کیا جائے گا۔ آئی جی بلوچستان نے ہدایت کی کہ ضلعی سطح ایس ایس پیز اور ایس پیز روزانہ کی بنیاد پر پیشرفت کے حوالے سے رپورٹ خط کے ساتھ منسلک مقررہ فارمیٹ میں، صبح 10:00 بجے تک AIGP Ops کے دفتر میں جمع کرائیں گے۔ اس مہم کے دوران گرفتار کیے گئے پی اوز کو کیے گئے جرم کی نوعیت کے مطابق درجہ بندی کی جائے گی اور زیادہ گھناؤنے اور سنگین جرائم میں ملوث افراد کو سنٹرل پولیس آفس کو جلدی قانون کے زمرے A، B، C مطابق آگاہ کیا جائے گا، انسپکٹر جنرل پولیس بلوچستان نے کہا کہ اشتہاری مجرموں کیخلاف کے جاری مہم کے دوران اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے سرفہرست 4 اضلاع کے آفیسران اور ماتحتوں کو سرٹیفکیٹ اور انعامات سے نوازا جائے گا۔

INTEKHAB QUETTA

گوادر کیلئے بلیو اکانومی کے تحت 150 ارب روپے کی تجویز وفاق کو ارسال

بلوچستان حکومت سے ایکٹ کی منظوری کے بعد بارڈر ٹیکس کا 50 فیصد حصہ متعلقہ ضلع کو ملے گا، نورالحق بلوچ

پورٹ و فری زون میں مقامی لوگوں اور سرمایہ کاروں کو خصوصی مراعات دی جائیں گی تاکہ معاشی سرگرمیوں کو فروغ مل سکے، گفتگو

گوادر (این این آئی) بلیو اکانومی کے تحت ڈیڑھ سو ارب روپے کی تجویز وفاقی حکومت کو ارسال کر دی گئی ہے بلوچستان حکومت سے ایکٹ کی منظوری کے بعد بارڈر ٹیکس کا 50 فیصد حصہ متعلقہ ضلع کو ملے گا گوادر پورٹ و فری زون میں مقامی لوگوں اور سرمایہ کاری کرنے والوں کو خصوصی مراعات دی جائیں گی تا کہ گوادر کی معاشی سرگرمیوں کو فروغ مل سکیگو اور پورٹ اتھارٹی بلدیہ گوادر کے ساتھ مل کر شہر کی ترقی وخوشحالی کے لیے اپنا کردار ادا کرتی رہے گی ان خیالات کا اظہار چیئرمین گوادر پورٹ اتھارٹی نورالحق بلوچ نے ہفتہ کوز میونسپل کمیٹی گوادر کے دورہ کے دوران کیا۔ بلدیہ گوادر پہنچنے پر چیرمین

بقیہ نمبر 42 صفحہ 5 پر

میونسپل کمیٹی ماجد جوہر، چیف میونسپل آفیسر کلثوم موسیٰ بلوچ اور بلدیہ کے کونسلران نے ان کا استقبال کیا۔ دورے کے دوران چیئرمین میونسپل کمیٹی ماجد جوہر نے حالیہ تزئین و آرائش کے بعد بلدیہ گوادر کی عمارت کے مختلف شعبہ جات کا دورہ کرایا، جبکہ کانفرنس ہال میں چیف میونسپل آفیسر نے میونسپل کمیٹی کے امور، جاری ترقیاتی منصوبوں، شہری سہولیات، صفائی و نکاسی آب، انفراسٹرکچر، لائبریری، ٹاؤن پلاننگ اور دیگر بلدیاتی خدمات سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی۔ چیئرمین ماجد جوہر نے بتایا کہ بلدیہ کے لیے مستقل ریونیو جنریشن کے ذرائع موجود نہیں ہے، جبکہ پراپرٹی ٹیکس کے نفاذ اور زمین کی ٹرانسفر پر دو فیصد ریونیو اور شہر میں بل بورڈز اور موبائل ٹاورز کی آمدن بلدیہ کو ملنے پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا ہے اس موقع پر نورالحق بلوچ نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ان کی کوششوں سے بلوچستان حکومت سے ایکٹ کی منظوری کے بعد بارڈر ٹیکس کا 50 فیصد حصہ متعلقہ ضلع کو ملے گا، انہوں نے کہا کہ گوادر کی ترقی کا انحصار گوادر پورٹ اور فری زون کی ترقی سے وابستہ ہے اور یہاں آنے والی سرمایہ کاری کو مقامی ترقی اور عوامی فلاح کے لیے بروئے کار لایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ گوادر پورٹ و فری زون میں مقامی لوگوں اور سرمایہ کاری کرنے والوں کو خصوصی مراعات دی جائیں گی تا کہ گوادر کی معاشی سرگرمیوں کو فروغ مل سکے۔ چیرمین گوادر پورٹ نے بتایا کہ بلیو اکانومی کے تحت ڈیڑھ سو ارب روپے کی تجویز وفاقی حکومت کو ارسال کر دی گئی ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bulet No. 3

Dated. 25 JAN 2026

Page No. 11

برصغیر پاک و ہند کی آزادی باچاخان اور ان کے رفقاء کی قربانیوں کی مرہون منت ہے

سیاسی رہنما

کارکنوں کی قیدوبند اور جانوں کی قربانیوں کے نتیجے میں انگریز سامراج کو بالآخر اس خطے سے پسپا ہونا پڑا، اصغر اچکزئی، وڈیرہ رجب و دیگر

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی صدر اصغر خان اچکزئی نیشنل پارٹی کے مرکزی نائب صدر وڈیرہ رجب علی رند عوامی نیشنل پارٹی کے ضلعی صدر اللہ استان افغان صوبائی سیکریٹری برائے محنت نواز علی برفت ایڈووکیٹ ضلعی جنرل سیکریٹری ولید کاسی ضلعی سینئر نائب صدر شاہ محمد علیزئی نے فخر افغان رئیس الاحرار باچاخان خان عبدالغفار خان اور رہبر ملی قائد جمہوریت خان عبدالولی کو انہیں ان کی لازوال جدوجہد اور قربانیوں پر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ برصغیر پاک و ہند کی آزادی باچاخان (خان عبدالغفار خان) اور ان کے رفقاء کی قربانیوں کی مرہون منت ہے فخر افغان باچاخان رہبر ملی خان عبدالولی خان کی جدوجہد ایک روشن باب کی حیثیت رکھتی ہیں باچاخان نے عدم تشدد، شعور، تعلیم اور اجتماعی نظم و ضبط کے ذریعے پشتون معاشرے کو بیدار خدائی خدمتگار تحریک کی بنیاد رکھی جو برطانوی سامراج کے خلاف ایک منظم اور پرامن عوامی تحریک بن کر ابھری اس تحریک کے کارکنوں نے قید و بند کوڑوں جلاوطنی اور جانوں کی قربانیاں دیں جس کے نتیجے میں انگریز سامراج کو بالآخر اس خطے سے پسپا ہونا پڑا ان خیالات کا اظہار انہوں نے باچاخان مرکز حب لسبیلہ میں باچاخان کی 38ویں برسی رہبر ملی قائد جمہوریت خان عبدالولی خان کی 20ویں برسی کے موقع پر منعقدہ یاد ریفرنس سے خطاب کے دوران کیا اس موقع پر عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی جنرل سیکرٹری مابت کاکا مرکزی سیکرٹریز جاوید کاکڑ ملک امان اللہ کاکڑ رشید خان ناصر اراکین مرکزی کمیٹی حاجی صاحب جان کاکڑ ڈاکٹر صمد اچکزئی ملک عثمان اچکزئی سید عبدالرب آغا اسرار پانیزئی اراکین مرکزی کونسل حاجی شفیع کاکڑ نصیب اللہ جمالزئی صادق کاکڑ اسماعیل داوی و دیگر بھی موجود تھے مقررین نے کہا کہ اگر آزادی کے بعد ریاستی سطح پر باچاخان کے افکار جن میں عدم تشدد جمہوریت آئین کی بالادستی سماجی انصاف مذہبی رواداری اور قومی مساوات شامل ہیں کو اپنایا جاتا تو آج ملک کو انتہاپسندی عدم استحکام آئینی بحرانوں اور معاشرتی تقسیم جیسے مسائل کا [illegible] جانے کے بعد خان عبدالولی خان نے اپنے والد کے سیاسی مشن کو آگے بڑھایا اور جمہوری جدوجہد کو منظم [illegible] ون یونٹ کے خلاف تحریک، صوبائی خودمختاری، پارلیمانی جمہوریت، بنیادی انسانی حقوق اور آئین کی بالادستی کے لیے خان عبدالولی خان کی جدوجہد ملکی تاریخ کا اہم [illegible] نیشنل عوامی پارٹی (نیپ) کے پلیٹ فارم سے پشتون، بلوچ، سندھی، بنگالی اور دیگر محکوم اقوام کو ایک مشترکہ جدوجہد میں متحد کیا جس کے نتیجے میں مرکزیت پسند اور بالادست [illegible] میں نمایاں ایک حد تک [illegible] مقررین نے کہا کہ جب محکوم اقوام باہمی اتحاد اور سیاسی شعور کے ساتھ منظم ہوئیں تو طاقت کے مراکز کو عوامی مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور ہونا پڑا مگر جیسے ہی اس اتحاد کو توڑا گیا ریاستی جبر آمریت اور آئین شکنی کے دروازے کھل گئے۔ آج ملک کو درپیش سیاسی معاشی اور سماجی بحران اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ تاریخ سے سبق سیکھا جائے اور دوبارہ اسی اتحاد برداشت اور جمہوری سوچ کو فروغ دیا جائے جس کی بنیاد اکابرین نے نیپ کی صورت میں رکھ دی گئی انہوں نے واضح کیا کہ عوامی نیشنل پارٹی خود کو خدائی خدمتگار تحریک کا فکری و سیاسی تسلسل سمجھتی ہے اور ناسازگار حالات ریاستی دباؤ اور سیاسی رکاوٹوں کے باوجود پرامن جمہوری اور آئینی جدوجہد کو مسلسل تقویت دے رہی ہے پارٹی کا موقف ہے کہ تشدد، انتہاپسندی اور طاقت کے استعمال نے کبھی مسائل حل نہیں کیے بلکہ انہیں مزید پیچیدہ بنایا ہے رہنماؤں نے کارکنوں اور ذمہ داران پر زور دیا کہ وہ باچاخان اور خان عبدالولی خان کی قربانیوں کو محض تقریبات تک محدود نہ رکھیں بلکہ اپنی عملی سیاست، تنظیمی نظم و ضبط اور عوامی خدمت کے ذریعے اس ورثے کو آگے بڑھائیں موجودہ حالات میں سب سے بڑی ضرورت اتفاق اتحاد آئین کی پاسداری اور جمہوری اقدار کے تحفظ کی ہے کیونکہ یہی وہ راستہ ہے جو قوموں کو بحرانوں سے نکال کر پائیدار ترقی اور امن کی طرف لے جاتا ہے اس موقع پر ضلع حب لسبیلہ میں بڑھتی ہوئی بدامنی ڈکیتی مقامی لوگوں کی آباؤاجداد کی اراضی پر قبضہ گیری کی مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ سماج دشمن شرپسند عناصر کے خلاف کاروائی کی جائے اس سے پہلے کہ عوام اپنی تحفظ آپ کیلئے خود کھڑے ہو جائیں مقررین نے گرینڈ الائنس کے تمام مطالبات کی مکمل حمایت کا اعلان گرفتار ملازمین کو باعزت بری کرنے کا مطالبہ کیا۔

MASHRIQ QUETTA

آتشزدگی سے متاثرہ تاجروں کے نقصانات کا ازالہ حکومتی ذمہ داری ہے، پشتونخوا نیپ

متاثرین کی بحالی کیلئے تاحال کوئی اقدام نہ اٹھانا ناقابل برداشت ہے، سید عبدالقادر آغا ایڈووکیٹ، فقیر خوشحال کاسی

حکومت غیر جانبدار سروے اور تاجروں کے نقصانات کا ازالہ فوری ممکن بنائے، رہنماؤں کا متاثرہ پلازہ کا دورہ اور موقع پر گفتگو

کوئٹہ (پ ر) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی کے رہنماؤں نے کہا ہے کہ حلیم پلازہ پرنس روڈ کے تاجروں کو ہونے والے نقصانات کے ازالے کیلئے حکومت اور انتظامیہ کی جانب سے کوئی بھی اقدام نہ اٹھانا قابل مذمت اور ناقابل برداشت ہے ایسے سانحات کے نتیجے میں عوام اور تاجروں کو ہونے والے نقصانات کا ازالہ کرنا حکومت اور متعلقہ اداروں کی ذمہ داری ہے اگر حکومت نے جاری مجرمانہ خاموشی اور غفلت جاری رکھی تو کوئٹہ شہر کے تاجر اور عوام بھرپور احتجاج پر مجبور ہوں گے ان خیالات کا اظہار پارٹی کے سینئر سیکرٹری سید عبدالقادر...... بقیہ 46 صفحہ نمبر 7 پر

آغا ایڈووکیٹ، صوبائی سیکرٹری اول فقیر خوشحال کاسی، صوبائی ڈپٹی سیکرٹری نازک شیرانی، پارٹی کے مرکزی کمیٹی کے اراکین و رہنماؤں عصمت خان ترین، سید عبداللہ آغا، فرید کاکڑ، عطاء محمد کاکڑ، فرید کمال، باقی ملاخیل، اسد خان، نظام خان کھرل پر مشتمل وفد نے حلیم پلازہ کے دورے اور نقصانات کا جائزہ لینے کے موقع پر متاثرین کمیٹی افراسیاب خان بازئی، اجمل خان، باچا خان، اسد خان، حکمت اللہ خان و دیگر سے بات چیت کرتے ہوئے کیا اس موقع پر متاثرین کمیٹی نے تاجروں کو پہنچنے والے کروڑوں روپے کے نقصانات سے پارٹی وفد کو آگاہ کیا اور کہا کہ تاجروں نے انتہائی مشکل حالات میں اپنے روزگار کا ذریعہ بنایا۔

گوادر، مولانا ہدایت الرحمان 12 فروری کو دو سالہ کارکردگی پیش کریں گے

ایم پی اے عوام کو گوادر کے حقوق، مسائل اور عوامی مفادات سے آگاہ کریں گے

کوئٹہ (آن لائن) امیر جماعت اسلامی بلوچستان ایم پی اے گوادر حق دو تحریک کے قائد مولانا ہدایت الرحمان بلوچ 12 فروری بروز جمعہ ملا فاضل چوک گوادر عوامی عدالت میں اپنی دو سالہ کارکردگی اور اپنے آپ کو بروز عوام اور کارکنان کے سامنے عوامی عدالت میں احتساب کیلئے پیش کریں گے گوادر کی سیاسی تاریخ میں یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ آج تک کسی بھی رکن صوبائی اسمبلی نے اپنے اقتدار، کارکردگی اور فیصلوں کا احتساب ...... بقیہ 43 صفحہ نمبر 7 پر

اوراست عوام کے سامنے پیش نہیں کیا۔ عوام سے ووٹ لینے کے بعد نمائندے اکثر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں، مگر اس روایت کو توڑنے کا اعزاز واحد ایم پی اے گوادر مولانا ہدایت الرحمان بلوچ کو حاصل ہو رہا ہے۔ مولانا ہدایت الرحمان بلوچ 12 فروری کو ملا فاضل چوک میں پرامن اور عوامی جلسے کے ذریعے اپنے ایم پی اے شپ کی دو سالہ کارکردگی عوام کے سامنے پیش کریں گے۔ اس جلسے میں وہ عوام کو یہ بتائیں گے کہ اسمبلی کے اندر اور باہر انہوں نے گوادر کے حقوق، مسائل اور عوامی مفادات کیلئے کیا کردار ادا کیا، کن رکاوٹوں کا سامنا کیا اور مستقبل کے لئے ان کا لائحہ عمل کیا ہے۔ یہ جلسہ محض ایک سیاسی اجتماع نہیں بلکہ شفافیت، دیانت داری اور جوابدہی کی ایک عملی اقدام ثابت ہوگا۔

Century Express Quetta

حکومت مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے، نیشنل پارٹی

حکمرانوں کی ناکامی کا خمیازہ عوام کو بھگتنا پڑ رہا ہے، علی لانگو، ڈاکٹر رمضان

کوئٹہ (پ ر) نیشنل پارٹی کے زیر اہتمام ممبر مرکزی کمیٹی ڈاکٹر رمضان ہزارہ کی رہائش گاہ پر تنظیمی عمل اور علمدار روڈ یونٹ کے انتخابات اور یونٹ کا قیام اس موقع پر نیشنل پارٹی کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات و ترجمان علی احمد لانگو، ممبر مرکزی کمیٹی ڈاکٹر رمضان ہزارہ، ضلعی جنرل سیکرٹری ریاض زہری، تحصیل پی بی 44 کے جنرل سیکرٹری عارف کرد اور عیوض کشتمند نے نئے منتخب یونٹ ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی۔ رہنماؤں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نیشنل پارٹی کی مضبوط تنظیمی ساخت اور اندرونی جمہوری عمل پارٹی کو دیگر سیاسی جماعتوں سے منفرد اور ممتاز بناتا (باقی صفحہ 5 نمبر 26)

ہے۔ نیشنل پارٹی میں یونٹ کی سطح سے لے کر مرکز تک تمام تنظیمی مراحل جمہوری طریقہ کار کے تحت مکمل کیے جاتے ہیں۔ نیشنل پارٹی کارکنوں کی سیاسی جماعت ہے جہاں کارکنان کی اہمیت پارٹی کے بنیادی فلسفے اور روح کی حیثیت رکھتی ہے۔ اداروں کی بالادستی، اجتماعی قیادت اور مشاورت پر مبنی فیصلے نیشنل پارٹی کی پہچان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت مکمل طور پر ناکام ہو چکی ہے، جس کی نااہلی کا خمیازہ عام عوام بھگت رہی ہے۔ گرینڈ الائنس کے ملازمین کے پرامن احتجاج پر گرفتاریوں کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ملازمین اپنے جائز حقوق کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں مگر حکومت نے مسائل حل کرنے کے بجائے جبر و تشدد کا راستہ اختیار کیا ہے۔

CS CamScanner

تربت: ایف سی کیساتھ مقابلے میں 1 دہشت ہلاک، دو فرار ہوگئے

قبضے سے غیر ملکی ساختہ اسلحہ اور بڑی مقدار میں گولہ بارود برآمد کرلیا گیا

تربت (نامہ نگار) ایف سی بلوچستان (ساؤتھ) نے مند کے علاقے ہوت آباد میں خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر کامیاب کارروائی کرتے ہوئے دہشت گردوں کے خلاف موثر آپریشن کیا۔ کارروائی کے دوران ایک افغانی دہشت گرد جہنم واصل جبکہ دو دہشت گرد زخمی حالت میں فرار ہوگئے۔ جوابی کارروائی کے نتیجے میں دہشت گردوں کے قبضے سے غیر ملکی ساختہ اسلحہ اور بڑی مقدار میں گولہ بارود برآمد کرلیا گیا۔ ایف سی بلوچستان (ساؤتھ) کا امن و امان کے قیام اور دہشت گردی کے مکمل خاتمے کے لیے بلاتعطل آپریشن جاری رکھنے کا عزم کا اظہار کیا۔

چرس برآمد، ملزم گرفتار

گاڑی قبضے میں لے لی گئی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) ایکسائز نارکوٹیکس کنٹرول کوئٹہ کی ٹیم نے نواکلی بائی پاس پر گاڑی سے منشیات برآمد ہونے پر بین الصوبائی منشیات فروش کو گرفتار کرلیا تفصیلات کے مطابق ڈائریکٹر جنرل ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انٹی نارکوٹکس کنٹرول کوئٹہ ایوب ہزارہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن افسر عبدالخالق نوتیزئی کی خصوصی ہدایات پر ایکسائز نارکوٹیکس کنٹرول کوئٹہ کے انچارج انسپکٹر منور احمد کی سربراہی میں ٹیم نے نواں کلی بائی پاس پر ناکہ بندی کر کے چیکنگ کی ایک گاڑی کے خفیہ خانوں سے 5 کلو چرس برآمد ہونے پر بین الصوبائی منشیات فروش کو گرفتار کر کے گاڑی اور منشیات قبضے میں لے لی۔

MASHRIQ QUETTA

ژوب میں 3 سالہ بچہ ہلاک، قلعہ عبداللہ سے لاش برآمد، دیگر واقعات میں 5 زخمی

قلعہ عبداللہ نورک گلستان سے لاپتہ زمیندار حاجی ولی جان بادیزئی کی لاش برآمد، ژوب میں مکان کی چھت گرنے سے بچہ جاں بحق

جھل مگسی میں مسلح افراد گھر کو آگ لگا کر فرار ہونے میں کامیاب، ڈی ایم جمالی میں موٹر سائیکلیں ٹکرانے سے 2 نوجوان شدید زخمی

اوستہ محمد میں گیس سلنڈر پھٹنے کے باعث مزدور اور ژوب بابو محلہ میں مکان کی چھت گرنے کے واقعہ میں خاتون و بچی زخمی

ڈیرہ مراد جمالی/ژوب/ (این این آئی + آن لائن + قلعہ عبداللہ) جھل مگسی کے علاقے پٹھک میں نامعلوم افراد نے ایک گھر کو آگ لگادی پولیس کے مطابق گزشتہ شب نامعلوم مسلح افراد نے مبینہ طور پر ایک گھر کو آگ لگادی جس سے پورا گھر مکمل طور پر

بقیہ 31 صفحہ نمبر 7 پر

جل گیا پولیس کے مطابق گھر میں لاکھوں روپے کا سامان جل گیا ملزمان فرار ہوگئے پولیس مزید کارروائی کررہی ہے دریں اثناء ڈیرہ مراد جمالی اور اوستہ محمد میں ٹریفک اور گیس سلنڈر پھٹنے کے دو واقعات میں تین افراد زخمی ہوگئے پولیس کے مطابق ڈیرہ مراد جمالی صدر پولیس تھانے کی حدود بیدار کے مقام پر دو موٹر سائیکلوں کی آپس میں ٹکر سے دلمراد رند اور شبیر دیناری شدید زخمی ہوگئے واقعہ کی اطلاع ملتے پولیس جائے وقوع پر پہنچ گئی زخمیوں کو فوری طور پر ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ مراد جمالی منتقل کردیا گیا جہاں طبی امداد کے بعد مزید علاج کیلئے لاڑکانہ ریفر کردیا گیا ادھر اوستہ محمد یو بی ایل چوک کے قریب ہوٹل میں گیس سلنڈر پھٹنے سے ہوٹل میں کام کرنے والا مزدور زخمی ہوگیا جسے سول ہسپتال اوستہ محمد منتقل کردیا گیا مزید کارروائی پولیس کررہی ہے دریں اثناء ژوب سے آن لائن کے مطابق کمرے کی چھت گرنے سے 3 سالہ بچہ جاں بحق خاتون اور بچی زخمی، تفصیلات کے مطابق بابو محلہ میں امام بارگاہ کے قریب ٹی این ٹی ملازم پائیو محمد بابر کے مکان کے کمرے کی چھت گرنے سے تین سالہ بیٹا سہیل جاں بحق جبکہ اس کی اہلیہ اور بچی زخمی ہوگئیں پولیس اور اہل محلہ نے ملبے سے بچے کی لاش و زخمیوں کو نکال کر ہسپتال منتقل کردیا دریں اثناء قلعہ عبداللہ سے نامہ نگار کے مطابق نورک گلستان سے لاپتہ ہونے والے زمیندار کی لاش برآمد اطلاع کے مطابق نورک گلستان کے مقامی زمیندار حاجی ولی جان بادیزئی پانچ روز قبل اچانک لاپتہ ہوگیا تھا آج انکے رشتہ داروں نے مرحوم ولی جان بادیزئی کی لاش انکے ٹیوب ویل کے ایک کمرے سے برآمد کرلی معلوم ہوا کہ ولی جان بادیزئی کو پانچ روز قبل نامعلوم افراد نے اس کے ٹیوب ویل کے کمرے میں قتل کرنے کے بعد لاش کو کمرے میں تالہ لگا کر فرار ہوگئے تھے۔

ڈیرہ بگٹی: نامعلوم افراد کی فائرنگ، باپ ہلاک بیٹا زخمی

پولیس نے نعش اور زخمی کو ہسپتال منتقل کردیا، ضابطے کی کارروائی جاری

ڈیرہ بگٹی (این این آئی) ڈیرہ بگٹی کے علاقے میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے باپ کو ہلاک جبکہ بیٹے کو زخمی کردیا پولیس کے مطابق ہفتہ کو ڈیرہ بگٹی کے علاقے پچھی کینال میں نامعلوم افراد نے فائرنگ کرکے بائی ذومب بگٹی کو ہلاک جبکہ اسکے بیٹے ثمربت کو زخمی کردیا اور موقع سے فرار ہوگئے پولیس نے نعش اور زخمی کو ہسپتال منتقل کردیا جہاں نعش ضروری

بقیہ 55 صفحہ نمبر 7 پر

کارروائی کے بعد ورثاء کے حوالے کردی گئی۔

سبی: کنسٹرکشن کمپنی کی مشینری پر نامعلوم افراد کی فائرنگ

قیمتی مشینری کو شدید نقصان، سبی تا تلی روڈ پر جاری تعمیراتی کام بند

سبی (اے این این) سبی گزشتہ شب تلی روڈ پر کڑک کے قریب این پی آئی کنسٹرکشن کمپنی کی تعمیراتی مشینری پر نامعلوم مسلح افراد کی جانب سے اندھا دھند فائرنگ کی گئی، جس کے نتیجے میں قیمتی مشینری کو شدید نقصان پہنچا۔ واقعے کے بعد علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا جبکہ خوش قسمتی سے کسی جانی نقصان نہیں ہوئی۔ تعمیراتی کام کو روک دیا گے تفصیلات کے مطابق گزشتہ شب تلی روڈ پر کڑک کے قریب سبی تلی روڈ کی تعمیر کرنے والی این پی آئی کنسٹرکشن کمپنی کی تعمیراتی مشینری پر نامعلوم مسلح افراد نے جدید اسلحہ سے فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں مشینری کو بھاری نقصان ہوا فائرنگ کے واقعے کے بعد این پی آئی کنسٹرکشن کمپنی کے مالک کی جانب سے سبی تا تلی روڈ پر جاری تمام تعمیراتی کام فوری طور پر بند کردیا گیا۔ کمپنی انتظامیہ کے مطابق اس حملے کے باعث انہیں بھاری مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑا ہے، جبکہ سیکیورٹی کی عدم موجودگی میں تعمیراتی سرگرمیاں جاری رکھنا ممکن نہیں این پی آئی کنسٹرکشن کمپنی کے مالک نے واقعے پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر ضلعی انتظامیہ کی جانب سے مناسب سیکیورٹی فراہم نہ کی گئی تو نہ صرف تعمیراتی منصوبہ مزید تاخیر کا شکار ہوگا بلکہ علاقائی ترقی بھی متاثر ہوگی۔ انہوں نے ضلعی انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں سے مطالبہ کیا ہے کہ تعمیراتی عملے اور مشینری کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے

تمبو: ڈاکو دکاندار کو لوٹ کر فرار

ڈیرہ مراد جمالی (این این آئی) تمبو کے علاقے میں ڈاکوؤں کی دکاندار سے لوٹ مار ڈیڑھ لاکھ روپے نقدی موبائل فون و دیگر سامان چھین کر فرار ہوگئے پولیس کے مطابق تمبو خان کوٹ پولیس تھانے کی حدود گوٹھ پہلوان خان عمرانی کے قریب مسلح ڈاکو گن پوائنٹ پر مقامی دکاندار سے ڈیڑھ لاکھ روپے نقدی موبائل فون و دیگر سامان لوٹ کر فرار ہوگئے واقعے کی اطلاع پر پولیس جائے وقوع پر پہنچ گئی پولیس نے ناکہ بندی کرکے ملزمان کی تلاش شروع کردی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

5

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bullet No. Dated: 25 JAN 2026 Page No. 13

بلوچستان کی شاہراہیں غیر محفوظ، مسافر اور ٹرانسپورٹرز ڈاکوؤں کے رحم و کرم پر

ڈاکو دن، رات شاہراہوں پر ناکہ لگا کر غریب مسافروں اور ٹرانسپورٹروں کو لوٹ رہے ہیں، سفر کرنا عذاب بن چکا ہے، محمد حنیف منگوئی

ڈاکو موبائل فونز، نقد رقم حتیٰ کہ قومی شناختی کارڈ تک چھین لیتے ہیں، شناختی کارڈز چھن جانے سے بڑی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے، دل مراد

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان کے ممتاز ٹرانسپورٹرز میر محمد حنیف منگوئی اور حاجی دل مراد محمد حسنی، میر محمد علی محمد حسنی اور حاجی اسحاق نے اپنے مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ بلوچستان کی قومی شاہراہوں پر سفر کرنا اب خطرے سے خالی نہیں رہا۔ ان کا کہنا تھا کہ دن دیہاڑے اور رات کے اوقات میں ڈاکو قومی شاہراہوں پر ناکہ لگا کر غریب مسافروں کو لوٹ رہے ہیں جس سے نہ صرف مسافروں بلکہ ٹرانسپورٹروں کو بھی شدید مالی نقصان کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسافر گاڑیوں میں زیادہ تر غریب، روزگار اور محنت کش افراد سفر کرتے ہیں جنہیں ڈاکو موبائل فونز، نقد رقم حتیٰ کہ قومی شناختی کارڈز تک سے محروم کر دیتے ہیں۔ شناختی کارڈز چھن جانے کے باعث مسافروں کو مزید قانونی و سماجی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان کہنا تھا کہ بولان سے ڈیرہ مراد جمالی تک کوئٹہ، جیکب آباد قومی شاہراہ مکمل طور پر غیر محفوظ ہو چکی ہے، جہاں آئے روز ڈاکو مسافروں کو باآسانی لوٹ کر فرار ہو جاتے ہیں، جبکہ انتظامیہ اور پولیس کی جانب سے مؤثر کارروائی نظر نہیں آتی۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بے رحم ڈاکو مسافروں سے پچاس روپے تک کی نقدی بھی نہیں چھوڑتے۔ پہلے یہ وارداتیں رات کے وقت ہوتی تھیں، اب دن کے اوقات میں بھی مسافر ویگنوں اور کوچز کو لوٹا جا رہا ہے اور متاثرین کا کوئی پرسان حال نہیں۔ ٹرانسپورٹروں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان، آئی جی ایف سی، آئی جی پولیس، ضلعی انتظامیہ، پولیس اور دیگر پولیس کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا ہے کہ قومی شاہراہوں کو فوری طور پر محفوظ بنایا جائے اور ڈاکوؤں کے خلاف سخت اور مؤثر کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اس کے علاوہ انہوں نے علاقے کے معتبرین اور معززین سے بھی اپیل کی کہ وہ مسافروں اور عوام کے تحفظ کی خاطر اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ انہوں نے زور دیا کہ مسافروں کے تحفظ اور ٹرانسپورٹروں کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے مجرم عناصر کو قرار واقعی سزا دی جائے

نوکنڈی، پی ٹی سی ایل کے سینکڑوں صارفین کو مشکلات درپیش

فائبر آپٹیک کے جلد تنصیب جیسے حیلے بہانوں کا سہارا لیا جا رہا ہے، عوامی حلقے

نوکنڈی (اے این این) نوکنڈی میں پی ٹی سی ایل ڈی پی کی شدید کمی کے باعث سینکڑوں صارفین لینڈ لائن اور انٹرنیٹ سروس سے استفادہ کرنے سے محروم تفصیلات کے مطابق ضلع چاغی کے علاقے نوکنڈی میں پی ٹی سی ایل لینڈ لائن کے لئے ڈی پی (ڈسٹری بیوشن پوائنٹ) کی شدید کمی کے باعث سینکڑوں خواہش مند صارفین آج بھی انٹرنیٹ کے استعمال سے یکسر محروم ہیں، صارفین کا کہنا ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے نئی ڈی پی کی عدم فراہمی کے باعث انہیں انٹرنیٹ اور لینڈ لائن خدمات کے حصول و استفادہ میں شدید مشکلات کا سامنا ہے شہریوں کا کہنا ہے متعلقہ ادارے ہر بار فائبر آپٹیک کے جلد تنصیب جیسے حیلے بہانوں کا سہارا لے کر مسئلے کو ٹال دیتے ہیں جس سے ان کے استفادہ اور خدمات کو ... میں قلی اللہ آباد، قلی غریب آباد، قلی شیر آباد، قلی ... آباد، قلی حسن آباد، قلی رحمان آباد، قلی ... جیسے نواحی علاقوں میں متعدد شہری پی ٹی سی ایل کنکشن، انٹرنیٹ، ڈی ایس ایل انٹرنیٹ استعمال کرنے کے خواہش رکھنے کے باوجود ڈی پی نہ ہونے کی وجہ سے محروم ہیں یہ صورتحال متعلقہ حکام کی غفلت اور عدم توجہی کا واضح ثبوت ہے صارفین نے پی ٹی سی ایل کے اعلیٰ حکام سے اپیل کی ہے کہ نوکنڈی میں بڑھتی ہوئی آبادی اور صارفین کے ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری طور پر ڈی پیز نصب کی جائیں اس اقدام سے نہ صرف عام صارفین بلکہ سرکاری اداروں کے ملازمین بھی بہتر انداز میں ڈیجیٹل سہولتوں سے مستفید ہو سکیں گے۔

خضدار، رکشوں اور چی اینڈ چی کی بھرمار شہری اور دکاندار پریشان

ٹریفک جام، راگیروں اور خریداروں کو آمد و رفت میں مشکلات کا سامنا

خضدار (بیورو رپورٹ) خضدار بازار میں رکشوں اور چی اینڈ چی کی بھرمار شہری اور دکاندار شدید پریشان رکشوں کی بے ہنگم پارکنگ سے بازار میں ٹریفک جام راگیروں اور خریداروں کو آمد و رفت میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ تا ہیا نتظامیہ سے فوری نوٹس لینے کی اپیل تفصیلات کے مطابق خضدار بازار، ارباب کمپلیکس، جھالاوان کمپلیکس میں رکشوں چی اینڈ چی کی بھرمار نے شہریوں کی زندگی اجیرن کر دی ہیبازار کے داخلی اور خارجی راستوں سمیت دکانوں کے سامنے بے ترتیبی سے کھڑے رکشوں کے باعث نہ صرف ٹریفک کا نظام درہم برہم ہو چکا ہے بلکہ دکانداروں، گاہکوں اور راہ چلتے افراد کو بھی شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ دکانداروں کا کہنا ہے کہ بارہا شکایات کے باوجود رکشہ ڈرائیور اپنی من مانی سے باز نہیں آ رہے ہیں رکشے دکانوں کے عین سامنے کھڑے کر دیئے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے نہ صرف دکانوں کی رونق متاثر ہو رہی ہے بلکہ خریداروں کو بھی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے خضدار کیشہریوں نے ڈپٹی کمشنر خضدار اور ایس ایس پی خضدار سیمطالبہ کیا ہے کہ وہ اس سنگین مسئلے کا فوری نوٹس لیں اور بازار میں رکشوں چی اینڈ چی کے لیے باقاعدہ سٹینڈز مختص کیے جائیں تاکہ ٹریفک کی روانی بحال ہو اور عوام سکھ کا سانس لے سکیں شہریوں کا مزید کہنا ہے کہ اگر بروقت کاروائی نہ کی گئی تو لوگ مزید رکشہ ڈرائیوں کی شامت سے پریشانی میں مبتلا ہونگیعوامی حلقوں نیا نتظامیہ سے اپیل کی ہے کہ وہ خضدار بازار میں ٹریفک کے نظام کو بہتر بنانے کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جائیں۔

دالبندین ندی نالوں میں طغیانی روکنے کے اقدامات کیے جائیں، عوامی حلقے

فصل کالونی، ظہور کالونی اور کلی سرگل کے ندی نالے بارش میں مکانات اور دکانوں کے لیے خطرہ بن گیا ہے

مستقبل میں ممکنہ نقصانات سے بچنے کے لیے دالبندین کے مضافاتی علاقوں میں بندات کی تعمیر ضروری ہے، مکین

دالبندین (نامہ نگار) دالبندین کے عوامی حلقوں، سماجی کارکنوں اور مختلف طبقے فکر سے تعلق رکھنے والے افراد نے صوبائی حکومت، ایم پی اے چاغی اور ڈسٹرکٹ چیئرمین چاغی سے مطالبہ کیا ہے کہ دالبندین اور اس کے مضافاتی علاقوں میں ندی نالوں اور بارش کے پانی کو روکنے کے لیے مزید بندات تعمیر کیے جائیں۔ علاقہ مکینوں کا کہنا ہے کہ فصل کالونی، ظہور کالونی اور کلی سرگل کے بیک سائیڈ بالا سے آنے والے ندی نالوں کا پانی کلی قاسم خان، کلی ہاشم خان اور فصل کالونی کے دکانوں اور رہائشی مکانوں ... شدید خطرہ ہونے کا خدشات ... بارشوں کے موسم میں ندی نالوں میں طغیانی آنے کی صورت میں مکانات، دکانیں اور دیگر املاک کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ عوام کا کہنا ہے کہ مستقبل میں ممکنہ نقصانات سے بچنے کے لیے دالبندین کے مختلف کلیوں کو مضافاتی علاقوں سے آنے والے بارش کے پانی سے محفوظ رکھنے کے لیے کروڑوں روپے کی لاگت سے بندات کی تعمیر اشد ضروری ہے۔ اگر بروقت اقدامات نہ کیے گئے تو آئندہ برسوں میں مختلف کلیوں کے رہائشیوں کے گھروں کو شدید خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ علاقہ مکینوں نے مطالبہ کیا ہے کہ متعلقہ نمائندے اس اہم مسئلے کا فوری نوٹس لیں اور فنڈز کی فراہمی کو یقینی بنا کر بندات کی تعمیر کا کام جلد از جلد شروع کریں تاکہ عوام کو ممکنہ تباہی سے بچایا جا سکے۔

مانجھی پور کے عوام 2010 سے گیس کی عدم دستیابی پر پریشان

مانجھی پور سے صرف پانچ کلومیٹر دور گیس فیلڈ موجود ہے، لیکن شہر کے عوام ابھی بھی اس نعمت سے محروم ہیں

شہری لکڑی اور گوبر کے اوپلوں پر انحصار کرنے پر مجبور، خواتین اور بچوں کو سانس اور صحت کے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے

ایک ماہ قبل گیس پائپ لائن کی مرمت کے وعدے کے باوجود نامعلوم وجوہات کی بنا پر کام بند، گیس کی بحالی تا حال ممکن نہیں

مانجھی پور (نامہ نگار) 2010 کے سیلاب کے بعد مانجھی پور شہر گیس جیسی بنیادی سہولت سے محروم ہے گیس عوام کیلئے ایک سنہری یاد بن کر رہ گئی، عوام بے یار و مددگار کوئی پرسان حال نہیں۔ لکڑیوں اور گوبر کے اوپلوں کی مانگ میں اضافے کے ساتھ ہی لکڑیوں کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں۔ لوگوں نے اپنے گھروں میں شوقیہ طور لگائے گئے قیمتی درختوں کو بھی کاٹ کر بطور ایندھن استعمال کر دیا۔ عوام خصوصاً خاتون خانہ شدید مشکلات سے دوچار ہیں۔ گیلی لکڑیوں اور بدبودار گوبر کے اوپلوں کو جلانے کے باعث خاتون خانہ پھیپھڑوں، آنکھوں، سانس اور جلدی امراض کا شکار ہو گئی ہیں۔ ایک ماہ قبل ایک گردش کرتی خبر سے عوام کی کافی ڈھارس بندھی کہ صحبت پور سے مانجھی پور آنے والی گیس پائپ لائین کی مرمت کی جا رہی ہے اور مانجھی پور کو گیس بحالی کے اقدامات جاری ہیں لہٰذا جلد ہی گیس بحال ہو جائے گی لیکن نامعلوم وجوہ کے باعث پائپ لائن کی مرمت کا کام بند ہو گیا جو تا حال شروع نہیں ہو سکا۔ مانجھی پور سے محض پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر گیس فیلڈ ہے جہاں سے گیس نکلتی ہے لیکن نہایت ہی افسوسناک امر ہے کہ مانجھی پور شہر گیس جیسی نہایت ہی ضروری اور بنیادی سہولت سے محروم ہے اس حوالے سے مانجھی پور کی عوام میں کافی تشویش پائی جاتی ہے عوامی حلقوں نے علاقے سے کامیاب عوامی نمائندے صوبائی وزیر میر سلیم احمد کھوسہ سے پرزور اپیل کی ہے کہ مانجھی پور کی عوام کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے مانجھی پور کو گیس کی بحالی کیلئے اقدامات کیے جائیں تاکہ یہاں کی عوام بھی اس قدرتی نعمت سے مستفید ہو سکے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
ENERAL OF PUBLIC
ATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

6

Daily: AZADI QUETTA

15

Dated 25 JAN 2026 Page No.

بلوچستان حکومت کا صحت کے شعبے میں قابل ستائش اقدامات!

بلوچستان میں صحت کے شعبے کی بہتری اور غریب عوام کو طبی سہولیات کی فراہمی کیلئے خطیر رقم ہر بجٹ میں مختص کی جاتی رہی ہے تاکہ عوام کو ان کی دہلیز پر صحت کی سہولیات میسر آسکیں۔ ماضی میں صحت کے شعبے پر رقم مختص ہونے کے باوجود عوام کو طبی سہولیات میسر نہیں تھیں۔ بلوچستان کے دور دراز علاقوں سے تعلق رکھنے والے غریب عوام علاج کی غرض سے کوئٹہ سمیت صوبے کے دیگر اضلاع کا رخ کرتے ہیں جس سے ان کو مالی بوجھ کا سامنا کرنا پڑتا ہے، علاج سمیت رہائش کے اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں تاہم اب صوبائی حکومت کی جانب سے صحت کے شعبے میں اصلاحات سمیت طبی مراکز پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے جن کی بہتری کیلئے رقم خرچ کی جارہی ہے تاکہ عوام کو صحت کی سہولیات میسر آسکیں اور اپنے اضلاع کے صحت کے مراکز میں انہیں تمام تر طبی سہولیات مل سکیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی خصوصی دلچسپی قابل ستائش ہے، ٹیم ورک کے ذریعے کام کیا جارہا ہے جس کے مثبت نتائج برآمد ہورہے ہیں۔ وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی کا کہنا ہے کہ بلوچستان میں گزشتہ کچھ عرصے کے دوران محکمہ صحت میں ایک خاموش مگر مؤثر انقلاب برپا کیا گیا ہے، جس کے ثمرات اب براہِ راست عوام تک پہنچنا شروع ہوگئے ہیں۔ سماجی رابطے کی سائٹ ایکس پر اپنے ایک پیغام میں انہوں نے کہا کہ صوبے کے پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ حکومت بلوچستان نے کنٹریکٹ بنیادوں پر تقریباً 3000 ڈاکٹروں کی بھرتی کا عمل مکمل کیا ہے، جس کے نتیجے میں صوبے بھر میں 164 بیسک ہیلتھ یونٹس (BHUs) کو فعال بنایا جاچکا ہے۔ ان اقدامات سے وہ علاقے بھی مستفید ہورہے ہیں جہاں ماضی میں صحت کی سہولیات نہ ہونے کے برابر تھیں۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ سردی میں ٹھٹھرتے اور گرمی میں جھلستے دور افتادہ علاقوں میں بسنے والے عام بلوچستانی کو اب اس کے قریب بنیادی طبی سہولیات میسر آرہی ہیں جو ایک بڑی پیش رفت ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ اقدامات محض اعداد و شمار نہیں بلکہ عوام کی زندگیوں میں عملی بہتری کی علامت ہیں۔ محکمہ صحت میں اصلاحات کا یہ سلسلہ یہاں نہیں رکے گا بلکہ صحت کی سہولیات کے دائرہ کار کو مزید وسیع کیا جائے گا تاکہ صوبے کے ہر شہری کو معیاری اور بروقت علاج کی سہولت دستیاب ہوسکے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا صحت کے شعبے میں مزید بہتری کا عزم اور صحت کے مراکز میں ڈاکٹروں سمیت دیگر سہولیات کی فراہمی سے یقیناً بلوچستان کے غریب عوام کو فائدہ پہنچے گا۔ دور افتادہ علاقوں کے لوگوں کو ان کی دہلیز پر صحت کی سہولیات میسر آنے سے انہیں مالی مشکلات سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔ بلوچستان میں ایک بڑا چیلنج اور مسئلہ زچگی کے دوران خواتین اور بچوں کی اموات کا بھی ہے جس کیلئے حکومت ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کی ضرورت ہے اس کے لیے ان کے اپنے اضلاع میں ہر قسم کی سہولیات فراہم کی جائیں تاکہ زچگی کے دوران ماں اور بچے کی زندگی محفوظ ہو۔ امید ہے کہ بلوچستان حکومت صحت پر مختص رقم کا اسی طرح صحیح استعمال سے صحت کے شعبے میں مزید بہتری اور انقلابی تبدیلی لائے گی جس سے بلوچستان کے عوام کو صحت مند زندگی میسر ہوگی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 6

Daily: Balochistan News Quetta

Dated 25 JAN 2026 Page No. 16

بلوچستان میں تعلیم کی بحالی واستحکام کا عہد، قابل ستائش ہے!!

وزیر اعلیٰ بلوچستان، میر سرفراز بگٹی نے گزشتہ روز عالمی یوم تعلیم کے موقع پر اپنے ایک اہم پیغام میں تعلیم کو معاشی خودمختاری، پائیدار ترقی اور سماجی استحکام کی بنیاد قرار دیا ہے وزیر اعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے اس بات کا اعادہ کیا کہ حکومت بلوچستان نے 3200 سے زائد بند اسکولوں کو دوبارہ کھول کر ہزاروں بچوں کو تعلیم کے دائرے میں واپس لایا ہے، جو کہ ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ اقدام نہ صرف تعلیمی اداروں کی تعداد میں اضافہ کرتا ہے بلکہ صوبے میں تعلیم کے معیار کو بہتر بنانے کی ایک عملی کوشش بھی ہے۔ عالمی یوم تعلیم کی اس سال کی تھیم تعلیم کی تخلیق میں نوجوانوں کی طاقت ہے جو ہمیں یاد دلاتی ہے کہ تعلیم کا عمل صرف طلبہ تک محدود نہیں رہنا چاہئے بلکہ نوجوان نسل کو تعلیمی نظام کی اصلاح میں بھی ایک فعال کردار ادا کرنا چاہئے۔ یہ تھیم بلوچستان جیسے پسماندہ صوبے کے لئے خاص طور پر اہمیت رکھتا ہے جہاں تعلیمی میدان میں کئی سنگین مسائل موجود ہیں۔ بلوچستان میں تعلیمی معیار کی کمی اور تعلیمی اداروں کی شدید کمی کے باعث لاکھوں بچے اسکولوں سے باہر ہیں، اور یہی مسائل ہیں جو صوبے کی ترقی میں بڑی رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ زیر اعلیٰ کے پیغام میں تعلیم کے حوالے سے جو عزم و ارادہ ظاہر کیا گیا ہے، وہ ظاہر کرتا ہے کہ حکومت بلوچستان اس معاملے کو اپنی ترجیح بنائے ہوئے ہے بلوچستان میں بچوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو تعلیم حاصل کرنے سے محروم ہے اور یہ ایک سنگین صورتحال ہے جو نہ صرف صوبے کی سماجی و معاشی ترقی میں رکاوٹ ڈال رہی ہے بلکہ پورے ملک کے تعلیمی معیار کو متاثر کر رہی ہے۔ یہ مسئلہ صرف اسکولوں کی کمی کا نہیں ہے، بلکہ اس کے پیچھے غربت، اساتذہ کی کمی، اور تعلیمی وسائل کی عدم دستیابی بھی کارفرما ہیں۔ غربت وہ بنیادی عنصر ہے جس کی وجہ سے بلوچستان میں بہت سے بچے تعلیم کی بجائے کام کرنے پر مجبور ہیں۔ یہ مسئلہ صرف بلوچستان تک محدود نہیں ہے، لیکن یہاں کی جغرافیائی اور سماجی صورتحال اس کو مزید پیچیدہ بناتی ہے۔ بہت سے والدین اپنے بچوں کو اس لئے اسکول نہیں بھیجتے کیونکہ انہیں یہ باور ہوتا ہے کہ تعلیم سے زیادہ ضروری ان کے بچوں کا روزگار ہے۔ دوسری طرف، صوبے میں تعلیمی اداروں کی کمی اور ان کی سہولتوں کا فقدان بھی اس بحران کو بڑھاتا ہے۔ بلوچستان میں اساتذہ کا کردار انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ان کی محنت کے بغیر کوئی بھی تعلیمی اصلاحات کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ وزیر اعلیٰ نے اس بات کا ذکر کیا کہ حکومت بلوچستان اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانے، اسکولوں کی مؤثر مانیٹرنگ، اور تعلیمی اداروں میں جوابدہی کا نظام قائم کر رہی ہے۔ یہ ایک مثبت قدم ہے جس سے نہ صرف تعلیم کے معیار میں اضافہ ہوگا بلکہ اساتذہ کی محنت کا مناسب صلہ بھی ملے گا۔ تاہم، یہ قدم تب ہی مؤثر ثابت ہوسکتا ہے جب حکومت اساتذہ کے حقوق اور مراعات پر سنجیدہ توجہ دے۔ بلوچستان میں اساتذہ کی تنخواہیں نہ صرف کم ہیں بلکہ ان کی بنیادی سہولتیں بھی ناکافی ہیں۔ اساتذہ کی کمی اور ان کی ترغیب کا فقدان بھی صوبے میں تعلیمی بحران کا ایک بڑا سبب ہے۔ وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی نے یہ بات بھی کی کہ حکومت کا مقصد صرف اسکول کھولنا نہیں بلکہ بچوں کو معیاری تعلیم فراہم کرنا ہے۔ یہ نکتہ بہت اہم ہے کیونکہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حکومت بلوچستان کا مقصد تعلیم کی سطح کو بہتر بنانا اور اس میں موجود خامیوں کو دور کرنا ہے۔ اگر ہم بلوچستان میں تعلیمی نظام کو بہتر بنانا چاہتے ہیں، تو ہمیں نہ صرف اسکولوں کی تعداد بڑھانی ہوگی بلکہ اساتذہ کو ان کے حقوق دلانے ہوں گے اور تعلیمی معیار کو ایک نئے دور میں داخل کرنا ہوگا اور اس سوال کا جواب تلاش کرنا ضروری ہے کہ آیا حکومت اور معاشرہ تعلیم کو وہ اہمیت دے رہے ہیں جس کا یہ حق رکھتا ہے؟ اگر حکومت بلوچستان واقعی تعلیم کو اپنی ترجیح قرار دیتی ہے، تو اسے اس بات کا عہد کرنا ہوگا کہ وہ تعلیمی شعبے میں بنیادی تبدیلیاں لائے گی، تاکہ ہر بچے کو معیاری تعلیم فراہم کی جا سکے۔ اس کے لئے تعلیم کے بجٹ میں اضافہ کرنا، اسکولوں کی کمی کو پورا کرنا، اساتذہ کی تنخواہوں اور مراعات میں اضافہ کرنا اور تعلیمی اداروں کی مانیٹرنگ کا نظام مؤثر بنانا ضروری ہے۔ بلوچستان میں تعلیمی شعبے کے بحران کا حل صرف حکومت کی اصلاحات پر منحصر نہیں ہے۔ معاشرتی سطح پر بھی اس بات کا شعور بیدار کرنا ہوگا کہ تعلیم کا حصول ہر بچے کا حق ہے اور اس کے لئے ہمیں اجتماعی طور پر کوششیں کرنی ہوں گی۔ اس کے علاوہ، صوبے کے مختلف حصوں میں تعلیمی اداروں کا قیام اور اساتذہ کی کمی کو پورا کرنا ضروری ہے تاکہ ہر بچہ تعلیم کے حصول میں حصہ لے سکے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

6

14

Dated. 25 JAN 2026 Page No.

تعلیمی اصلاحات کی ضرورت: وزیراعلیٰ بلوچستان کا دوٹوک عزم

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے گزشتہ روز تعلیم کے عالمی دن کے موقع پر اپنے ایک خصوصی پیغام میں تعلیم کے شعبے کے حوالے سے فوری، دوٹوک عملی اقدامات کے عزم کا اعادہ کیا ہے اور کہا ہے کہ تعلیم کسی بھی معاشرے کی پائیدار ترقی، معاشی خودمختاری اور سماجی استحکام کی اساس ہے حکومت بلوچستان صوبے میں ایک موثر، معیاری اور یکساں تعلیمی نظام کے قیام کے لئے عملی اور دیرپا اصلاحات متعارف کروا رہی ہے۔ ہم وزیراعلیٰ صاحب کے عزم کو سراہتے ہیں چوبیس جنوری کا دن ہر سال عالمی یوم تعلیم کے طور پر منایا جاتا ہے۔ جو عالمی سطح پر شعور بیدار کرنے کا دن ہے تاکہ لوگوں کو تعلیم کی اہمیت سے آگاہ کیا جا سکے اور دنیا بھر کے تعلیمی نظام کی بہتری کے لئے اقدامات کیے جا سکیں۔ اقوام متحدہ نے سال دو ہزار اٹھارہ میں اس دن کو منانے کا اعلان کیا، جس کا مقصد تعلیم کے کردار کو امن و ترقی کی بنیاد کے طور پر اجاگر کرنا تھا۔ اس دن کو منانے کے لئے یونیسکو ہر سال ایک تھیم پیش کرتا ہے جو دنیا بھر کے عوام کو مختلف تعلیمی موضوعات پر توجہ مرکوز کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس سال کا تھیم "تعلیم کی تخلیق میں نوجوانوں کی طاقت" ہے، جو نوجوانوں کو نہ صرف تعلیم حاصل کرنے بلکہ تعلیمی نظام کی تشکیل میں فعال کردار ادا کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ پاکستان میں تعلیم کے حوالے سے چیلنجز کم نہیں ہیں، خاص طور پر بلوچستان جیسے پسماندہ صوبے میں جہاں تعلیمی معیار اور تعلیمی اداروں کی کمی کے ساتھ ساتھ، غربت اور دیگر سماجی مسائل نے تعلیم کے شعبے کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان، میر سرفراز بگٹی نے عالمی یوم تعلیم کے موقع پر جو پیغام دیا، وہ نہ صرف صوبے کے موجودہ تعلیمی منظرنامے اور حکومتی اقدامات و ترجیحات کا مکمل احاطہ کرتا ہے وزیراعلیٰ صاحب نے درست کہا ہے تعلیم پائیدار ترقی، معاشی خودمختاری اور سماجی استحکام کی بنیاد ہے، اور حکومت بلوچستان اس بات کو یقینی بنانے کے لئے عملی اور دیرپا اصلاحات متعارف کروا رہی ہے کہ ہر بچے کو معیاری تعلیم فراہم کی جائے۔ یہ بات درست ہے کہ بلوچستان میں گزشتہ کئی سالوں سے تعلیمی ادارے بند پڑے تھے اور صوبے میں اسکولوں کی تعداد اور معیار بہت زیادہ متاثر ہوا تھا۔ تاہم، وزیراعلیٰ نے اپنے پیغام میں یہ واضح کیا کہ موجودہ حکومت نے تین ہزار دو سو سے زائد بند اسکولوں کو دوبارہ فعال کر کے ہزاروں بچوں کو تعلیم کے دائرے میں واپس لایا ہے۔ یہ قدم ایک اہم سنگِ میل ثابت ہو سکتا ہے، کیونکہ اس سے نہ صرف تعلیمی اداروں کی تعداد میں اضافہ ہوا بلکہ بچوں کی تعلیم کے امکانات بھی بڑھ گئے ہیں۔ بلوچستان میں تعلیم کا بحران صرف اسکولوں کی بندش تک محدود نہیں ہے، بلکہ یہاں بچوں کی ایک بڑی تعداد تعلیم سے محروم ہے۔ 2023ء کی مردم شماری کے مطابق، بلوچستان میں اسکول جانے کی عمر کے بچوں کی تعداد تقریباً 52 لاکھ ہے، جن میں سے صرف 22 لاکھ بچے اسکول جاتے ہیں۔ باقی تقریباً 30 لاکھ بچے تعلیم سے محروم ہیں۔ اس حقیقت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بلوچستان میں تعلیم کی کمی کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے، جس کی جڑیں غربت، اسکولوں کی کمی، اساتذہ کی کمی اور تعلیمی سہولتوں کی کمی میں پیوست ہیں۔ ایک اور اہم مسئلہ جو بلوچستان میں تعلیمی بحران کو مزید گہرا کرتا ہے، وہ اساتذہ کی کمی اور ان کے کم مراعات ہیں۔ اساتذہ نہ صرف کم تنخواہیں وصول کرتے ہیں بلکہ ان کی سہولتیں بھی نہ ہونے کے برابر ہیں۔ حالیہ دنوں میں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کے امتحانات میں ایس ایس ٹی ٹیچرز، لیکچررز اور اسسٹنٹ پروفیسرز جیسے اعلیٰ عہدوں کے امیدوار تحصیلدار اور نائب تحصیلدار کے گریڈ 15 اور 16 کے عہدوں کے لئے درخواست دینے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ معاشرتی سطح پر اساتذہ کی اہمیت کو نظرانداز کیا جا رہا ہے اور ان کی محنت کا مناسب صلہ نہیں دیا جا رہا۔ وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی نے اپنے پیغام میں جو اقدامات اٹھانے کی بات کی ہے، وہ نہ صرف تعلیمی نظام کی اصلاح کے لئے اہم ہیں بلکہ اس سے اس بات کا عندیہ بھی ملتا ہے کہ حکومت بلوچستان اس بات کے لئے تیار ہے کہ تعلیمی نظام میں بنیادی تبدیلیاں لائی جائیں۔ ان اصلاحات میں اساتذہ کی حاضری کو یقینی بنانا، اسکولوں کی موثر مانیٹرنگ، شفافیت پر مبنی تقرریاں، وسائل کا درست استعمال اور تعلیمی اداروں میں جوابدہی کا موثر نظام شامل ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا یہ اصلاحات محض کاغذی اقدامات تک محدود رہیں گی یا پھر یہ حکومت کی سنجیدہ کوششوں کا حصہ ہوں گی؟ بلوچستان میں تعلیم کے شعبے میں سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت نہ صرف تعلیم کے بجٹ میں اضافہ کرے بلکہ دیگر پہلوؤں پر بھی توجہ دے اساتذہ کی تنخواہیں اور سہولتیں اس قدر اہم ہیں کہ ان کے بغیر کوئی بھی تعلیمی اصلاحات کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ اس کے علاوہ، حکومت کو تعلیم کو اپنی اولین ترجیح قرار دینا ہوگا، تاکہ صوبے میں تعلیمی ترقی کی رفتار تیز ہو سکے۔ تعلیم کی کمی کے پیچھے جو عوامل کارفرما ہیں، ان میں غربت ایک اہم عنصر ہے۔ بلوچستان کے کئی علاقے غربت کی لپیٹ میں ہیں، اور اس وجہ سے بچے تعلیم کے بجائے کام کرنے پر مجبور ہیں تاکہ اپنے خاندان کی معاشی حالت بہتر بنا سکیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسکولوں کی کمی اور تعلیمی اداروں کی سہولتوں کا فقدان بھی اس مسئلے کو مزید پیچیدہ بناتا ہے۔ حکومت کو یہ عہد کرنا چاہئے کہ وہ اس شعبے میں تمام ممکنہ اقدامات کرے گی، تاکہ ہر بچہ بغیر کسی رکاوٹ کے تعلیم حاصل کر سکے۔ اس کے لئے نہ صرف تعلیمی اداروں کی تعداد میں اضافہ ضروری ہے بلکہ اساتذہ کو ان کا جائز مقام دلانے کی ضرورت ہے۔ بلوچستان میں تعلیمی اداروں کی تعداد بڑھانا اور اساتذہ کو ان کا جائز مقام دلانا تب ہی ممکن ہوگا جب حکومت اور معاشرہ دونوں تعلیم کو اپنی ترجیح قرار دیں گے۔ عالمی یوم تعلیم کا مقصد صرف تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرنا نہیں، بلکہ یہ ہمیں یہ پیغام دیتا ہے کہ تعلیم کے ذریعے ہی ہم ایک روشن، بہتر اور ترقی یافتہ معاشرہ تشکیل دے سکتے ہیں۔ اس کے لئے حکومت کو سخت اقدامات اٹھانے ہوں گے اور معاشرتی سطح پر اس بات کا شعور بیدار کرنا ہوگا کہ تعلیم کے ذریعے ہی ہم اپنے مسائل کا حل تلاش کر سکتے ہیں بلوچستان سے تعلیمی پسماندگی کے خاتمے کے لئے تمام اسٹیک ہولڈرز کو حکومت کا ساتھ دینا چاہئے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وزیرعلیٰ میر سرفراز بگٹی اس حوالے سے قابل ستائش اقدامات اٹھا رہے ہیں اگر وزیرعلیٰ کی ہدایات واحکامات پر موثر عملدرآمد ہو تو صوبے کا مستقبل تابناک اور روشن ومحفوظ ہوگا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

6

Daily MEEZAN QUETTA

17

Dated: 25 JAN 2026 Page No.

بلوچستان میں گندم کی کمی!

صوبائی دارالحکومت کوئٹہ سمیت بلوچستان بھر میں اس وقت گندم کی کمی کے باعث آٹے کی قیمتوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے جس کے باعث عوام اس صورتحال سے شدید مشکلات کی شکار ہے کیونکہ آٹا استعمال کی بنیادی شے ہے جو ہر انسان کی ضرورت ہے لیکن اس کا اس کو نہ ملنا تشویش کی بات ہے۔ یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ پاکستان گندم کی پیداوار میں خودکفیل ملک ہے اس میں سب سے زیادہ پیداوار ملک کے بڑے صوبے پنجاب میں ہوتی ہے جبکہ سندھ میں بھی گندم پیدا ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود بلوچستان میں گندم کی کمی کا معاملہ درپیش ہے جو کہ بلاشبہ بڑی تشویشناک بات ہے۔

گذشتہ روز پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن بلوچستان ریجن کے صوبائی چیئرمین عبدالواحد بڑیچ نے بلوچستان میں گندم کی نقل وحمل میں رکاوٹوں اور آٹے کی نایابی پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بلوچستان میں گندم کی موجودگی نہ ہونے اور دوسرے صوبوں سے گندم لانے پر غیرضروری وغیرقانونی پابندیوں کی وجہ سے گندم کا بحران شدت اختیار کرگیا ہے۔ پہلے سندھ سے گندم بلوچستان لانے پر پابندی عائد کی گئی اور حکومت کے پاس بھی اس کی فراہمی کے ذرائع محدود ہیں۔ یہ غیرضروری پابندیاں فوری طور پر ختم کی جائیں اور گندم کی نقل وحمل کو بلاجواز جاری رکھا جائے تاکہ بلوچستان میں آٹے کی کمی کا بحران ختم ہو سکے۔ حکومت بلوچستان اور متعلقہ حکام سے اپیل ہے کہ بلوچستان میں گندم کی فوری ترسیل اور رکاوٹیں دور کرنے کے اقدامات کئے جائیں تاکہ عوام کو آٹے کی فراہمی یقینی بنائی جاسکے اور عام شہریوں کو مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ کوئٹہ سمیت بلوچستان بھر میں گندم کی کمی کی وجہ سے آٹے کا بحران پیدا ہونا اور اس کی قیمتوں میں ہوشربا اضافہ قابل تشویش بات ہے اس سے غریب عوام براہ راست متاثر ہوتی ہے کیونکہ آٹا سب کی بنیادی ضرورت ہے۔ اس حوالے سے پاکستان فلور ملز ایسوسی ایشن بلوچستان ریجن کے صوبائی چیئرمین عبدالواحد بڑیچ کے مذکورہ بیان میں تمام صورتحال واضح کردی ہے۔

اس لیے یہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ اس اہم مسئلے کو حل کرنے کے لیے وفاقی حکومت کو اپنا کردار ادا کرتے ہوئے صوبائی دارالحکومت کوئٹہ سمیت بلوچستان بھر میں آٹے کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات کرنے چاہئیں۔ اس طرح گندم کی بلاجواز نقل وحمل کو ختم کرنا چاہیے تاکہ بلوچستان کو گندم کی فراہمی یقینی بنائی جاسکے کیونکہ بلوچستان کے ساتھ ایسا کرنا اس اور اس کی عوام کے ساتھ بہت بڑی زیادتی کے مترادف اقدام ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ بلوچستان کو بھی اس حوالے سے اپنے طور پر احسن اقدامات کرنے چاہئیں کیونکہ اکثر بلوچستان کے حوالے سے خبریں آتی رہتی ہیں کہ اس کے گوداموں میں بڑی بڑی مقدار میں گندم خراب ہوگئی

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6

Dated 25 JAN 2026 Page No. 18

معدنی وسائل عوام کی ملکیت قرار۔۔۔۔عمل کب ہوگا؟

وزیراعلیٰ بلوچستان کا یہ بیان کہ "بلوچستان کے معدنی وسائل صوبے کے عوام کی اجتماعی ملکیت ہیں" بظاہر آئینی روح اور عوامی امنگوں کی ترجمانی کرتا ہے، مگر اصل سوال یہ ہے کہ کیا یہ مؤقف عملی شکل بھی اختیار کرے گا یا ماضی کی طرح محض ایک سیاسی اعلان ثابت ہوگا؟ بلوچستان دہائیوں سے وسائل سے مالا مال مگر سہولیات سے محروم صوبہ رہا ہے، جہاں معدنی دولت زمین کے نیچے ہے اور محرومی زمین کے اوپر۔ آئینِ پاکستان کے مطابق صوبائی وسائل پر پہلا حق متعلقہ صوبے اور اس کے عوام کا ہے، لیکن عملی صورتِ حال اس کے برعکس نظر آتی ہے۔ سونا، تانبا، کوئلہ، کرومائیٹ اور دیگر قیمتی معدنیات سے حاصل ہونے والا منافع مقامی آبادی تک پہنچنے کے بجائے وفاقی اداروں، بیرونی کمپنیوں اور چند بااثر طبقات کے گرد گھومتا رہا ہے۔ نتیجتاً معدنی دولت رکھنے والا بلوچستان ترقی کے اشاریوں میں مسلسل پیچھے رہ گیا ہے۔ وزیراعلیٰ کا بیان اس لیے بھی اہم ہے کہ یہ احساسِ محرومی کے ازالے کی طرف ایک سیاسی اعتراف سمجھا جا رہا ہے۔ تاہم عوام محض اعتراف نہیں بلکہ شفاف پالیسی، واضح قانون سازی اور عملی اقدامات چاہتے ہیں۔ معدنی منصوبوں میں مقامی شراکت، رائلٹی کی منصفانہ تقسیم، روزگار کے مواقع اور متاثرہ علاقوں کی ترقی کے بغیر "اجتماعی ملکیت" کا تصور ادھورا رہتا ہے۔ بلوچستان میں ماضی کے معدنی منصوبوں نے یہ سبق دیا ہے کہ بغیر مقامی اعتماد کے کوئی بھی منصوبہ پائیدار نہیں ہوسکتا۔ ریکوڈک جیسے منصوبے اس بات کی مثال ہیں کہ غلط فیصلے اور شفافیت کی کمی کس طرح صوبے کو طویل قانونی اور مالی مسائل میں الجھا دیتی ہے۔ اگر واقعی معدنی وسائل کو عوامی ملکیت مانا جاتا ہے تو پھر فیصلوں میں عوامی نمائندگی، صوبائی خودمختاری اور مقامی مفاد کو مرکزی حیثیت دینا ہوگی۔ یہ بھی ضروری ہے کہ معدنی وسائل کے استحصال کے ساتھ ماحولیاتی تحفظ کو نظرانداز نہ کیا جائے۔ بلوچستان کے کئی علاقوں میں کان کنی نے پانی، زمین اور صحت پر منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ اگر وسائل عوام کی ملکیت ہیں تو ان کے منفی اثرات بھی عوام ہی بھگتتے ہیں، جس کا ازالہ ریاست کی ذمہ داری ہے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان کا بیان ایک درست سمت کی نشاندہی ضرور کرتا ہے، مگر اصل کسوٹی عمل ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ معدنی وسائل کو نعروں کے بجائے عوامی خوشحالی کا ذریعہ بنایا جائے۔ شفاف معاہدے، مقامی شراکت، منصفانہ رائلٹی اور سماجی ترقی کے بغیر "اجتماعی ملکیت" محض ایک خوبصورت جملہ ہی رہے گا۔ بلوچستان کے عوام اب بیانات نہیں، اپنے وسائل پر حقیقی حق چاہتے ہیں۔

بلوچستان میں شدید سردی۔۔۔۔نظامِ زندگی مفلوج

بلوچستان کے طول و عرض میں جاری شدید سردی نے معمولاتِ زندگی کو بری طرح مفلوج کر کے رکھ دیا ہے۔ کوئٹہ، زیارت، قلات، مستونگ، پشین، ژوب اور شمالی اضلاع میں درجہ حرارت نقطہ انجماد سے کہیں نیچے چلا گیا ہے، جس کے نتیجے میں عوام گھروں تک محدود ہو کر رہ گئے ہیں۔ شدید سرد موسم نے ایک بار پھر اس تلخ حقیقت کو آشکار کر دیا ہے کہ بلوچستان جیسے سرد خطے میں بھی موسمِ سرما سے نمٹنے کے لیے ریاستی تیاری ناکافی ہے۔ صوبے بھر میں گیس کی شدید قلت اور کم پریشر نے عوام کو ناقابلِ بیان مشکلات سے دوچار کر دیا ہے۔ سردی کے عروج پر ہیٹر اور چولہے جلانے کے لیے گیس دستیاب نہ ہونا انتظامی نااہلی کی واضح مثال ہے۔ مجبوراً شہری لکڑی، کوئلہ اور دیگر غیر محفوظ ذرائع استعمال کر رہے ہیں، جس سے حادثات اور جان لیوا واقعات کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ دوسری جانب بجلی کی طویل اور غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ نے عوام کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے، جبکہ دیہی علاقوں میں صورتحال اس سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ شدید سردی کے باعث صوبے کے سرکاری ہسپتالوں میں نمونیا، نزلہ، زکام اور دیگر موسمی بیماریوں میں مبتلا مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، مگر طبی سہولیات محدود اور ناکافی دکھائی دیتی ہیں۔ بزرگ، بچے اور خواتین سب سے زیادہ متاثر ہیں، جبکہ بے گھر افراد کے لیے یہ سردی خاموش قاتل بن چکی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہر سال سردیوں میں یہی صورتحال کیوں جنم لیتی ہے اور پیشگی حفاظتی اقدامات کیوں نہیں کیے جاتے؟ کاروباری مراکز ویران نظر آتے ہیں اور دیہاڑی دار مزدور سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں۔ بلوچستان جہاں پہلے ہی غربت اور بے روزگاری جیسے مسائل موجود ہیں، وہاں شدید سردی نے عوام کی مشکلات کو دوگنا کر دیا ہے۔ یہ امر انتہائی افسوسناک ہے کہ موسم کی پیشگی اطلاعات کے باوجود متعلقہ اداروں کے درمیان مؤثر رابطہ کاری کا فقدان نظر آتا ہے۔ گیس، بجلی، صحت اور بلدیاتی ادارے ایک جامع حکمتِ عملی کے بغیر کام کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ محض بیانات، ہنگامی اجلاس اور وقتی اقدامات سے عوام کو ریلیف فراہم نہیں کیا جا سکتا۔ حکومتِ بلوچستان اور وفاقی اداروں سے مطالبہ ہے کہ وہ فوری طور پر ہنگامی بنیادوں پر عملی اقدامات کریں۔ سردیوں کے لیے مستقل منصوبہ بندی، گیس و بجلی کی بلاتعطل فراہمی، بے گھر افراد کے لیے شیلٹر ہومز، اور ہسپتالوں میں اضافی سہولیات وقت کی اہم ترین ضرورت ہیں۔ بلوچستان کے عوام اب صرف وعدوں کے نہیں بلکہ عملی اقدامات کے منتظر ہیں — کیونکہ شدید سردی قدرت کا امتحان ہے، مگر عوام کی مشکلات انتظامی غفلت کا نتیجہ ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan Express Quetta

Bullet No. 6

Dated: 25 JAN 2026

Page No. 20

Closing the Pit of illegal mining

News from Balochistan often carries a heavy weight. But a recent announcement by Chief Minister Mir Sarfaraz Bugti offers a glimmer of purposeful action. The closure of 47 illegal mining sites in Pishin district is a start. It is a signal that the ground, quite literally, is shifting. For too long, the story of Balochistan's immense mineral wealth has been one of paradox. The province is a treasure chest. It holds gold, copper, coal, and precious stones. Yet, as social media users and experts frequently point out, the official revenue tells a dismal tale. Reports suggest the province earns less than 10 billion rupees annually from this sector. This is a pittance. The math is simple and tragic. Vast resources are being extracted. But the benefits are not reaching the people of Balochistan. This lost revenue is stolen opportunity. It is schools not built, hospitals not equipped, and roads not paved. It is a future denied.

Chief Minister Bugti's statement is clear. He says Balochistan's minerals are the property of its people. And that illegal mining will not be tolerated under any circumstances. These are strong words. They must now be followed by unwavering action. The closure in Pishin is a tactical move. But the promised "comprehensive policy" is the needed strategy. This is the crucial part. A crackdown alone is not enough. It can be a game of whack-a-mole. Shut one site today, another pops up tomorrow. A real solution must address the "why." Why does illegal mining flourish? It thrives in shadows created by a mix of factors. These include weak regulation, potential corruption, and a lack of economic alternatives for local communities. When formal jobs are scarce, illegal mining becomes a dangerous livelihood. The new policy must bring light. It needs to create a transparent, legal framework. One that makes it easier and more profitable to mine legally than illegally. This means streamlining permits, ensuring fair royalties, and providing security to legitimate investors. Most importantly, the policy must center the people of Balochistan. The benefits of mining must be visible in their daily lives. A fair share of revenue should be invested directly in the mining-affected districts. This builds public trust. It turns communities from bystanders into guardians of their own resources.

There will be powerful interests opposed to this change. Those who have profited from the chaos will resist order. The government's resolve will be tested. The closure of 47 sites is a declaration. The coming months will show if it is a true war. Balochistan stands at a crossroads. One path continues the old way. It leads to plundered riches, an angry populace, and perpetual instability. The other path is harder. It demands integrity, transparency, and smart governance. It leads to a province where wealth from the ground builds prosperity above it. The people of Balochistan own these minerals. They have waited too long for their inheritance. This crackdown must be the first, firm step toward finally claiming it. The hope is that this time, the commitment digs as deep as the mines themselves.

CamScanner

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Daily: Balochistan Time Quetta
Bullet No 6
Dated: 25 JAN 2026 Page No. 19

Coalmine tragedies

Coal Mining remains one of the country's most crucial yet perilous industries, especially in Balochistan, where thousands of small, privately-run mines provide livelihoods to tens of thousands of workers. The province hosts nearly 3,500 mines, employing around 42,000 miners who extract thousands of tonnes of coal every day. Yet, behind this economic contribution lies a grim reality. The sector continues to be plagued by deplorable working conditions, weak regulation, and a distressingly high frequency of accidents. Each year, hundreds of miners lose their lives or suffer permanent disabilities, while many develop chronic respiratory and musculoskeletal diseases due to prolonged exposure to unsafe and toxic environments.

The last year was no different, with a succession of tragedies underscoring the persistent dangers that our miners face. Between January and October, at least 53 mining accidents were reported in Balochistan, resulting in nearly 100 deaths and more than 200 injuries, though the actual numbers are likely to be higher due to routine underreporting. These tragic incidents reflect chronic and systemic safety failures. Although Balochistan has enacted the Occupational Safety and Health Act, 2022, and has amended various industrial regulations in 2021, their enforcement has remained largely superficial. The regulatory bodies have repeatedly failed to ensure compliance, hindered by corruption, inadequate inspections, and a lack of accountability. As a result of such negligence, unsafe mining practices continue to pose risks to the miners' lives.

The province's mining sector has long been scarred by major disasters. The root causes such as unchecked methane accumulation, poor ventilation, outdated extraction methods, and the absence of gas detection and fire suppression systems persist without meaningful reforms. These archaic methods essentially turn these mines into death traps when flammable gases reach critical concentrations.

A major underlying issue is Pakistan's failure to align with international safety standards. Despite expressing its intent in early 2023, Pakistan has yet to ratify the International Labour Organisation (ILO) Safety and Health in Mines Convention (C-176), which outlines comprehensive safety requirements. Opposition from some mining operators, who fear increased operational costs, continues to stall progress even as fatalities rise.

A comprehensive overhaul is urgently required. Effective enforcement of safety regulations, investment in modern ventilation and gas detection systems, mandatory training, and the establishment of properly equipped rescue services are essential. Without a genuine commitment to these reforms, the cost of coal will continue to be measured in human lives.

WORKERS WELFARE BOARD BALOCHISTAN

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز احمد بگٹی کے مزدور دوست وژن کے تحت **کیڈٹ کالج مری** میں مزدوروں کے بچوں کیلئے 50 نشستیں مختص کی گئی ہیں۔

کیڈٹ کالج مری میں تعلیم حاصل کرنے کا سنہری موقع!

داخلہ برائے تعلیمی سال 2026-27

CLASS: 6TH, 7TH, 8TH & 9TH

سردار بابا غلام رسول عمرانی

مشیر برائے محنت و افرادی قوت وزیر اعلیٰ بلوچستان

وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا وژن تعلیم یافتہ مزدور، خوشحال بلوچستان

بلوچستان ورکرز ویلفیئر بورڈ اور کیڈٹ کالج مری کے اشتراک کے تحت کیڈٹ کالج مری میں فلی فنڈڈ اسکالرشپ پروگرام کا اعلان کیا گیا ہے۔ یہ اسکالرشپ پروگرام بلوچستان کے مزدوروں کے بچوں کے لئے مختص ہے۔ جس کا مقصد طلباء کو قومی سطح پر اعلیٰ تعلیم کے مواقع فراہم کرنا اور انہیں تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کیلئے معاونت فراہم کرنا ہے۔ اس اسکالرشپ پروگرام کے تحت تعلیمی سال 2026-27 کے لئے 50 مکمل فنڈڈ اسکالرشپ فراہم کی جائیں گی۔

AGE LIMIT

- **Class 6th** Not More Than 12 Years
- **Class 7th** Not More Than 13 Years
- **Class 8th** Not More Than 14 Years
- **Class 9th** Not More Than 15 Years

منسلکہ دستاویزات

صنعتی / مائننگ ادارے کا کارکن / کان کن یا اس داخلے کے خواہش مند بچہ یا بچی کو درخواست فارم کے ساتھ درج ذیل تصدیق شدہ دستاویزات منسلک کرنے ہوں گے۔

i۔ کارکن / کان کن کا قومی شناختی کارڈ۔ ii۔ کارکن / کان کن کا سوشل سیکیورٹی کارڈ / اولڈ ایج بینیفٹس کارڈ۔ iii۔ کارکن / کان کن کا سروس سرٹیفکیٹ بمعہ سیلری سلپ۔

iv۔ اسکالرشپ داخلہ کے خواہشمند طالب علم کا قومی شناختی کارڈ یا نادرا کی جانب سے جاری کردہ فیملی رجسٹریشن سرٹیفکیٹ / "ب" فارم اور طالب علم کے کلاس کا سکول سرٹیفکیٹ۔ V۔ والد کا لوکل / ڈومیسائل سرٹیفکیٹ۔

vi۔ فیکٹریز ایکٹ 1934 اور مائننگ ایکٹ 1923 کے تحت رجسٹریشن سرٹیفکیٹ متعلقہ لیبر / مائننگ آفس سے تصدیق شدہ۔ vii۔ متعلقہ کمپنی کا 2% یا 5% کنٹریبیوشن آف منٹ سرٹیفکیٹ۔

viii۔ ورکر E-Stamp بیان حلفی منسلک کریگا کہ طالب علم اس پر منحصر ہے اور تعلیم مکمل کریگا تعلیم ادھوری چھوڑنے کی صورت میں بلوچستان ورکرز ویلفیئر بورڈ سے وصول شدہ واجبات واپس کریگا اور اس سے قبل ڈگری کے مساوی اسکالرشپ حاصل نہ کیا ہے۔ معلومات غلط ثابت ہونے پر محکمہ کو متعلقہ قوانین کے تحت کارروائی کا اختیار حاصل ہوگا۔

ix۔ ریٹائرڈ ورکر کی صورت میں ریٹائرمنٹ سرٹیفکیٹ متعلقہ لیبر آفس / مائننگ آفس سے تصدیق شدہ اور ورکر کا تازہ لائف سرٹیفکیٹ گزیٹڈ گورنمنٹ آفیسر سے تصدیق شدہ ہو۔

x۔ معذور یا فوت شدہ ورکر کی صورت میں معذوری پنشن یا ڈیتھ گرانٹ کی منظوری / وصولی کا ثبوت۔

اہلیت برائے کارکن / کان کن

انٹری ٹیسٹ اسلام آباد میں منعقد ہوگا۔

نوٹ

اسکالرشپ آن لائن فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 10 فروری 2026 داخلہ ٹیسٹ کی تاریخ 15 فروری 2026 کا سر اجراء 11 اپریل 2026 پے درخواست فارم کیڈٹ کالج مری کی ویب سائٹ www.cadetcollegemurree.edu.pk سے ڈاؤن لوڈ کریں اور فارم کے ساتھ تمام مطلوبہ دستاویزات منسلک کریں

For more Details, Contact Us at

BALOCHISTAN WORKERS WELFARE BOARD

پتہ: کیڈٹ کالج مری مین کمپنی باغ، برگران روڈ مری

AB No.753/24-1-2026

محکمہ صحت بلوچستان میں ایک معاشرتی انقلاب

بلوچستان کا شمار ماضی میں ان صوبوں میں ہوتا رہا ہے جہاں صحت کا نظام حکومتی ناکامی کی سب سے بڑی مثال سمجھا جاتا تھا۔ ایمونائزیشن کی کم شرح، پولیو کے مسلسل کیسز، غیر فعال ہسپتال، خالی بی ایچ یوز، اور عملے کی شدید کمی — یہ سب ایسے مسائل تھے جنہوں نے نہ صرف بلوچستان بلکہ پورے ملک کو عالمی سطح پر شرمندگی سے دوچار کیا۔ یہاں تک کہ ایک وقت ایسا بھی آیا جب ملک کے وزیراعظم کو یہ کہنا پڑا کہ بلوچستان میں محکمہ صحت کام نہیں کر رہا، جو پاکستان کی بدنامی کا سبب بن رہا ہے۔

مگر آج اگر ہم زمینی حقائق دیکھیں تو ایک واضح اور مثبت تبدیلی سامنے آتی ہے، جسے بلا مبالغہ محکمہ صحت بلوچستان میں ایک معاشرتی انقلاب کہا جا سکتا ہے۔

سب سے بڑی اور اہم کامیابی ایمونائزیشن کے شعبے میں سامنے آئی ہے۔ گزشتہ سات برسوں تک بلوچستان میں بچوں کی ویکسینیشن کی شرح محض 37 فیصد پر جمی ہوئی تھی، جو ایک تشویشناک صورتحال تھی۔ تاہم محکمہ صحت کی مسلسل کوششوں، بہتر مانیٹرنگ، فیلڈ اسٹاف کی محنت اور حکومتی سرپرستی کے باعث یہ شرح بڑھ کر 50 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ تیرہ فیصد کا یہ اضافہ محض ایک عدد نہیں بلکہ ہزاروں بچوں کی زندگیوں کے تحفظ کی ضمانت ہے۔

اسی تسلسل کا نتیجہ ہے کہ گزشتہ پورے سال کے دوران بلوچستان میں پولیو کا ایک بھی کیس رپورٹ نہیں ہوا۔ یہ ایک غیر معمولی پیش رفت ہے، کیونکہ ماضی میں بلوچستان ہمیشہ پولیو کے حوالے سے ہاٹ اسپاٹ سمجھا جاتا تھا۔ ہر سال رپورٹ ہونے والے کیسز نہ صرف صوبے بلکہ پورے ملک کے لیے باعثِ تشویش بنتے تھے۔

پولیو کے خاتمے کی کوششوں میں ایک اور خوش آئند پیش رفت حالیہ انوائرمنٹل سیمپلز کے نتائج ہیں۔ شہر کے تیرہ مختلف مقامات سے لیے گئے نمونوں میں سے بارہ مکمل طور پر کلیئر آئے ہیں، جبکہ صرف ایک

تحریر:- خلیل احمد

سیمپل میں پولیو وائرس کی معمولی موجودگی سامنے آئی۔ یہ اس لیے بھی غیر معمولی ہے کہ ماضی میں تقریباً تمام سیمپلز پازیٹو آتے تھے۔

صوبے میں صحت کے انفراسٹرکچر کی بہتری کے حوالے سے وزیراعلیٰ بلوچستان کا حالیہ ٹویٹ بھی اس بدلتی تصویر کی عکاسی کرتا ہے۔ ان کے مطابق تین ہزار سے زائد بی ایچ یوز، سرکاری ہسپتال اور ڈی ایچ کیوز کو فعال بنا دیا گیا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل اسٹاف کی بھرتیاں کی گئی ہیں، جو ماضی میں ایک خواب تصور کیا جاتا تھا۔

کوئٹہ کے بڑے سرکاری ہسپتالوں میں ہر وارڈ کے باہر فارمیسیوں کا قیام ایک اور انقلابی قدم ہے، جہاں مریضوں کو ادویات بر وقت دستیاب ہیں۔ اگرچہ کچھ شکایات اب بھی موجود ہیں، مگر مجموعی طور پر صورتحال میں نمایاں بہتری آئی ہے اور ان خامیوں پر بھی کام جاری ہے۔

علاج کے جدید نظام کی طرف بڑھتے ہوئے حکومت نے نیا نان کمیونیکیبل ڈیزیزز (NCD) سینٹر، فالج کے مریضوں کے لیے خصوصی ہسپتال، اور ایک 200 بیڈز پر مشتمل جدید ٹراما سینٹر قائم کیا ہے، جس میں آٹھ آپریشن تھیٹرز اور جدید آئی سی یوز شامل ہیں۔ یہ سہولیات ماضی میں صرف بڑے شہروں یا نجی ہسپتالوں تک محدود تھیں۔

اسی طرح نصیرآباد میں جگر کی پیوندکاری (TransplantLiver) کے لیے مخصوص ہسپتال کا قیام بھی ایک تاریخی قدم ہے، جو بلوچستان کے عوام کو دیگر صوبوں پر انحصار سے نجات دلائے گا۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ بلوچستان کے دور دراز علاقوں میں واقع ہسپتالوں کو بھی فعال بنا دیا گیا ہے۔ وہ ڈی ایچ کیوز جو صرف عمارتوں تک محدود تھے، اب عملی طور پر عوام کو خدمات فراہم کر رہے ہیں۔

یہ سب کچھ اس حقیقت کی نشاندہی کرتا ہے کہ ماضی میں جن محکموں — خصوصاً صحت اور تعلیم — کو حکومتوں کی بدنامی کی وجہ سمجھا جاتا تھا، آج وہی محکمے امیر سرفراز بگٹی کی قیادت میں حکومتی کامیابی کی علامت بنتے جا رہے ہیں۔ اس کے اثرات نہ صرف اعداد و شمار میں بلکہ عوامی اطمینان میں بھی واضح طور پر نظر آ رہے ہیں۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Baakhabar Quetta

Bullet No. 6/ Dated: 25 JAN 2026 Page No. 23

امتحانی شفافیت اور ذمہ داری کوئٹہ سے مشاہدات

تحریر: ذوالفقار علی طارقی قادری

دُنیا بھر میں مستند اسناد کے حصول کے لیے امتحانی نظام کو شفاف اور مضبوط بنانا ناگزیر سمجھا جاتا ہے۔ اسی مقصد کے تحت اعلیٰ تعلیمی اداروں اور یونیورسٹیوں میں جب امتحانات منعقد ہوتے ہیں تو نہ صرف سخت نگرانی کی جاتی ہے بلکہ امتحانی مراکز کے گردونواح میں ہر اس ذریعے کو بھی بند یا سیل کر دیا جاتا ہے جو نقل یا بے ضابطگی کا سبب بن سکتا ہو۔ عموماً ان دنوں میں متعلقہ علاقوں کی فوٹو اسٹیٹ کی دکانیں بند کر دی جاتی ہیں، پولیس، ایف سی اور بورڈ آفس کی مشترکہ ٹیمیں مسلسل دورے کرتی ہیں، اور اچانک چھاپہ مار کارروائیاں بھی کی جاتی ہیں تاکہ امتحانی عمل مکمل دیانت داری کے ساتھ انجام پا سکے۔ آج میں اسی تناظر میں کچھ لکھنے کی جسارت کر رہا ہوں۔ تنظیم المدارس کی جانب سے ملک بھر میں امتحانات منعقد ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں کوئٹہ کے چند امتحانی مراکز کا دورہ کرنے کا موقع ملا۔ وہاں انتظامات کا قریب سے مشاہدہ کیا اور تنظیم المدارس بلوچستان کے صدر مفتی مختار احمد حبیبی ناظم اعلیٰ مفتی محمد جان قاسمی سے تفصیلی گفتگو بھی ہوئی۔ مشاہدہ یہ رہا کہ امتحانی مراکز میں نظم و ضبط کو یقینی بنانے کے لیے خاطر خواہ اقدامات کیے گئے ہیں۔ نگران عملہ متحرک نظر آیا، طلبہ کی شناخت اور نشستوں کا باقاعدہ انتظام تھا، اور ماحول مجموعی طور پر سنجیدہ اور تعلیمی وقار کے مطابق محسوس ہوا۔ رہنماں کا متفق تھا کہ امتحانات کی شفافیت ہی اداروں کی ساکھ اور طلبہ کے مستقبل کی ضمانت ہے، اس لیے کسی بھی قسم کی کوتاہی یا رعایت کی گنجائش نہیں رکھی گئی۔ امتحانی مراکز میں نگران حضرات اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے دکھائی دیے اور طلبہ بھی سنجیدگی کے ساتھ امتحانی عمل میں مصروف نظر آئے۔ مجموعی ماحول یہ تاثر دے رہا تھا کہ امتحان کو ایک امانت سمجھ کر لیا جا رہا ہے۔ متعلقہ رہنماں سے مختصر گفتگو میں یہی بات سامنے آئی کہ شفافیت اور میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھا جا رہا ہے اور کوشش ہے کہ کسی قسم کی بے ضابطگی پیدا نہ ہو۔ تاہم زمینی حقائق، انتظامی مشکلات اور مزید پہلو ایسے ہیں جن پر تفصیل سے بات کرنا ضروری ہے۔ اسی دوران ایک منظر ایسا بھی تھا جس نے دل کو خوشی اور آنکھوں کو حیرت میں مبتلا کر دیا۔ تمام طلبہ انتہائی نظم و ضبط کے ساتھ، سر پر امامہ شریف سجائے، مسجد کے اندر فرش پر بیٹھے امتحان دے رہے تھے۔ نہ پولیس نہ ایف سی شدید سردی کے باوجود نہ کوئی شور شرابا تھا، نہ ہلا گلا، نہ موبائل کا استعمال اور نہ ہی چیخ و پکار نہ نقل کا کوئی شائبہ۔ مکمل خاموشی، ادب اور یکسوئی کے ساتھ ہر طالب علم اپنے پرچے پر توجہ دیے حل کرنے کی کوشش میں مصروف تھا۔ یہ منظر دیکھ کر میں دنگ رہ گیا، کیونکہ ہمارے پاس بڑی بڑی یونیورسٹیاں اور اعلیٰ ادارے موجود ہیں، مگر وہاں بھی ایسا مثالی نظم و ضبط کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے اور وہاں پر نہ تمیز نہ اخلاق بعض اوقات نگرانوں پر گالم گلوچ اور دست گریبان بھی ہوا کرتے ہیں۔ بلیک میلنگ کا معاملہ عروج پر رہتا ہے۔ جیسا یہاں نظر آیا۔ دل کو بہت خوشی محسوس ہوئی کہ یہ طلبہ اگر اسی کردار، سنجیدگی اور اخلاق کے ساتھ آگے بڑھے تو ان شا اللہ آنے والے وقت میں یہی ہمارے معاشرے کے بہترین اور باکردار رہنما ثابت ہوں گے۔ مدارس اور اسکول کے امتحانات میں فرق صرف نشست کا نہیں، فرق سوچ اور تربیت کا ہے۔ اسکول میں سب ایک ساتھ بیٹھتے ہیں، جبکہ مدرسے میں ہر جماعت الگ اور ہر طالب علم اپنی ذمہ داری کو سمجھتا ہے۔ وہاں نقل روکنے کے لیے نگران کھڑا ہوتا ہے، یہاں ضمیر خود نگران بن جاتا ہے۔ اسکول میں شور برداشت کر لیا جاتا ہے؛ مگر مدرسے میں خاموشی خود ایک ادب کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مدرسے کا امتحان صرف کتاب کا نہیں بلکہ کردار کا بھی ہوتا ہے۔ تنظیم المدارس کے امتحانات کا دائرہ محض چند مدارس یا مخصوص علاقوں تک محدود نہیں بلکہ پورے ملک پر پھیلا ہوا ہے۔ ملک بھر میں تین لاکھ سے زائد طلبہ ان امتحانات میں حصہ لے رہے ہیں، جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ یہ نظام اعتماد، تسلسل اور قبولیت رکھتا ہے۔ مختلف علاقوں، مختلف حالات اور محدود وسائل کے باوجود ایک ہی نصاب، ایک ہی نظم اور ایک ہی معیار کے تحت امتحانات کا انعقاد خود اپنی جگہ ایک بڑا انتظامی کارنامہ ہے۔ مدارس کے بارے میں پائے جانے والے غلط تصورات، بدقسمتی سے ہمارے معاشرے میں مدارس کے بارے میں کئی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ بعض لوگ مدارس کو صرف محدود سوچ یا تنگ دائرے میں قید تعلیم کا مرکز سمجھتے ہیں، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ مدارس نہ صرف دینی تعلیم دیتے ہیں بلکہ طلبہ کی عملی تربیت، اخلاقی نشوونما اور کردار سازی پر بھی خاص توجہ دیتے ہیں۔ یہ تاثر بھی عام ہے کہ مدارس میں نظم و ضبط یا تعلیمی معیار نہیں ہوتا، مگر امتحانی مراکز میں نظر آنے والا سکون، خاموشی اور ذمہ داری اس خیال کی نفی کرتا ہے۔ یہاں طالب علم کو ابتدا ہی سے یہ سکھایا جاتا ہے کہ علم ایک امانت ہے اور اس میں خیانت نہ صرف امتحان کو بلکہ انسان کے کردار کو بھی کھوکھلا کر دیتی ہے۔ اسی طرح یہ خیال بھی غلط ہے کہ مدارس کے طلبہ دنیاوی تقاضوں سے ناواقف ہوتے ہیں۔ درحقیقت مدارس ایسے افراد تیار کرتے ہیں جو صبر، برداشت، نظم، وقت کی پابندی اور اجتماعی ذمہ داری کا شعور رکھتے ہیں۔ یہی اوصاف کسی بھی معاشرے کے لیے مضبوط بنیاد ثابت ہوتے ہیں۔ مدارس کو تعصب یا افواہوں کی عینک سے نہیں بلکہ عملی مشاہدے اور حقائق کی روشنی میں دیکھا جانا چاہیے۔ مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ کا عملی کردار • مدارس سے فارغ التحصیل طلبہ کا کردار صرف مساجد یا درسگاہوں تک محدود نہیں رہتا بلکہ یہ افراد معاشرے کے مختلف شعبوں میں اپنی ذمہ داریاں نبھاتے نظر آتے ہیں۔ کہیں وہ امام و خطیب کی صورت میں لوگوں کی دینی رہنمائی کر رہے ہوتے ہیں، کہیں معلم بن کر نسلِ نو کی تربیت میں مصروف ہوتے ہیں، اور کہیں سماجی خدمت کے میدان میں خاموشی سے اپنا کردار ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ ان طلبہ کی نمایاں پہچان ان کا اخلاق، برداشت اور نظم و ضبط ہوتا ہے۔ یہ اختلاف کے باوجود گفتگو کا سلیقہ جانتے ہیں، مشکل حالات میں صبر اور استقامت کا مظاہرہ کرتے ہیں، اور ذاتی مفاد پر اجتماعی بھلائی کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہی وہ اوصاف ہیں جو کسی بھی معاشرے کو توازن اور استحکام عطا کرتے ہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مدارس کے فارغ التحصیل طلبہ اگر مناسب مواقع اور درست سمت پائیں تو وہ نہ صرف دینی بلکہ سماجی اور اخلاقی سطح پر بھی ایک مثبت تبدیلی کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔ یہی وہ عملی کردار ہے جسے محض دعوں کے بجائے زمینی حقائق کی بنیاد پر دیکھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے۔

میڈیا میں مدارس کی غلط تصویر کشی۔ ایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ میڈیا کے ایک حصے نے مدارس کی تصویر کشی ہمیشہ متوازن انداز میں نہیں کی۔ چند منفی واقعات کو بنیاد بنا کر پورے دینی نظام کو مشکوک بنا کر پیش کیا جاتا ہے، جبکہ لاکھوں طلبہ کی محنت، کردار سازی اور مثبت خدمات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اکثر یہ دکھایا جاتا ہے کہ مدارس تنگ نظری یا انتہا پسندی کو فروغ دیتے ہیں، حالانکہ عملی مشاہدہ اس کے برعکس ہے۔ *مدارس میں نظم، ادب، برداشت اور اخلاق کی جو تربیت دی جاتی ہے، وہ بہت سے عصری اداروں میں بھی کم ہی نظر آتی ہے۔ *میڈیا اگر صرف سنسنی کے بجائے حقیقت کو جگہ دے تو عوام کی رائے بھی بدل سکتی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مدارس کو کسی خاص زاویے سے نہیں بلکہ ایک تعلیمی اور تربیتی ادارے کے طور پر دیکھا جائے۔ منفی تاثر پھیلانے کے بجائے اگر میڈیا ذمہ داری کا مظاہرہ کرے تو معاشرے میں پائی جانے والی بہت سی غلط فہمیاں خود بخود ختم ہو سکتی ہیں۔ مدارس اور قومی مفاد، مدارس کو اگر قومی مفاد کے تناظر میں دیکھا جائے تو یہ محض تعلیمی ادارے نہیں بلکہ سماجی استحکام کا ایک مضبوط ستون نظر آتے ہیں۔ یہ ادارے ایسے افراد تیار کرتے ہیں جو قانون کی پاسداری، نظم و ضبط، برداشت اور اجتماعی ذمہ داری کا شعور رکھتے ہیں، جو کسی بھی ریاست کے لیے ناگزیر اوصاف ہیں۔ ملک کے دور دراز علاقوں میں جہاں تعلیمی سہولیات محدود ہیں، وہاں مدارس علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔ یہ نہ صرف تعلیم فراہم کرتے ہیں بلکہ نوجوانوں کو بے راہ روی سے بچا کر ایک مثبت سمت بھی دیتے ہیں۔ یہی کردار قومی یکجہتی اور معاشرتی امن کے فروغ میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ قومی مفاد کا تقاضا بھی یہ ہے کہ مدارس کو شک کی نظر سے دیکھنے کے بجائے قومی دھارے کا حصہ سمجھا جائے۔ اگر ریاست، معاشرہ اور ادارے باہمی اعتماد کے ساتھ آگے بڑھیں تو مدارس اپنی اصل روح کے ساتھ قوم کی فکری، اخلاقی اور سماجی تعمیر میں مزید مؤثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔

مدارس، وسائل اور معاشرتی تشکیل۔ یہ بات بھی واضح رہنی چاہیے کہ ملک کے بیشتر مدارس اپنی مدد آپ کے تحت چل رہے ہوتے ہیں۔ نہ شاندار عمارتیں، نہ بڑے بجٹ اور نہ ہی حکومتی وسائل، اس کے باوجود یہ ادارے علم، تربیت اور کردار سازی کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ نہ ان لوگوں نے ملک کی خزانے لوٹے ہیں نہ رشوت خوری کی ہے نہ بے حیائی کو فروغ دیا ہے۔ محدود وسائل میں چلنے والے یہ مدارس اس بات کا عملی ثبوت ہیں کہ اخلاص اور مقصد واضح ہو تو بڑے نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ مدارس سے فارغ ہونے والے افراد نے صرف دینِ اسلام کی خدمت ہی نہیں کی بلکہ ملک کی تعمیر، معاشرتی اصلاح اور سماجی ہم آہنگی میں بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ یہ افراد معاشرے میں اخلاق، حیا، ادب اور ذمہ داری کے فروغ کا ذریعہ بنتے ہیں، جو کسی بھی قوم کی اصل طاقت ہوتے ہیں۔ یہ کہنا مقصود نہیں کہ اسکول، کالج یا یونیورسٹیاں ختم کی جائیں، بلکہ اصل ضرورت یہ ہے کہ ان اداروں میں بھی تعلیم کو اخلاق اور دین کے سانچے میں ڈھالا جائے۔ *علم اگر کردار سے خالی ہو تو وہ معاشرے کو فائدے کے بجائے نقصان پہنچاتا ہے۔ *اسی توازن کے ساتھ اگر تعلیمی نظام آگے بڑھے تو دینی اور عصری تعلیم دونوں ملک و قوم کے لیے مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

جدید تعلیم کو دینی اقدار سے جوڑنے کی ضرورت۔ آج کا سب سے بڑا مسئلہ تعلیم کی کمی نہیں بلکہ تعلیم کا بے سمت ہونا ہے۔ جدید تعلیم نے سہولیات، ڈگریاں اور ہنر تو دیے، مگر اخلاق، حیا اور ذمہ داری کا وہ شعور پیدا نہ ہو سکا جو ایک متوازن معاشرے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ یہی وہ خلا ہے جسے دینی اقدار کے بغیر پر نہیں کیا جا سکتا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسکول، کالج اور یونیورسٹیوں میں علم کے ساتھ اخلاقی تربیت کو بھی لازم قرار دیا جائے۔ طلبہ کو صرف کامیاب پیشہ ور نہیں بلکہ اچھا انسان بنانے پر توجہ دی جائے۔ سچائی، امانت، احترام اور جواب دہی جیسی اقدار اگر نصاب اور ماحول کا حصہ بن جائیں تو تعلیم حقیقی معنوں میں ترقی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ جدید تعلیم اور دینی اقدار کو آمنے سامنے کھڑا کرنے کے بجائے اگر انہیں باہم جوڑ دیا جائے تو ایک ایسا تعلیمی نظام وجود میں آ سکتا ہے جو نہ صرف دنیا میں کامیابی دے بلکہ معاشرے کو بگاڑ کے بجائے سنوارنے کا سبب بھی بنے۔ اسی لیے میں اپنی بات یہیں روکتے ہوئے آئندہ کالم میں کوئٹہ کے امتحانی مراکز سے جڑے مزید مشاہدات، سوالات اور حقائق قارئین کے سامنے رکھنے کی کوشش کروں گا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

6

Bullet No.

Dated 25 JAN 2026

Page No. 24

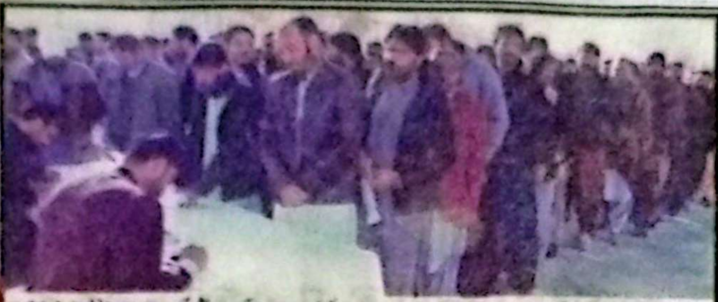

محکمہ خزانہ میں سب اکاؤنٹنٹ کی خالی آسامیوں پر آن لائن ہونے والے ٹیسٹ کیلئے امیدواروں کی رجسٹریشن کی جارہی ہے (فوٹو ڈی جی پی آر)

میرٹ اور شفافیت کی نئی مثالیں

بلوچستان میں پہلی بار آن لائن ٹیسٹنگ اور اسی دن تقرری آرڈرز

وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں بلوچستان میں اصلاحات کا آغاز

محکمہ خزانہ میں سب اکاؤنٹنٹ کی 111 آسامیوں پر آن لائن ٹیسٹنگ کا گزشتہ روز کوئٹہ میں انعقاد کیا گیا جس کی خاص الخاص بات یہ تھی کہ حکومت نے اعلان کیا تھا کہ آن لائن ٹیسٹ کے فوری بعد کامیاب امیدواروں کو اسی دن تقرری آرڈرز جاری کردیے یعنی کوئی تاخیر اور تاریخ پہ تاریخ نہیں کامیاب امیدواروں کو اسی دن تقرری کے آرڈرز جاری کرنے کا اقدام ہر لحاظ سے انقلابی اور قابل ستائش اقدام ہے۔

بلوچستان ایک طویل عرصے سے پسماندگی، غربت، احساس محرومی اور انتظامی بدحالی کا شکار رہا ہے۔ قدرتی وسائل سے مالا مال ہونے کے باوجود یہ صوبہ ترقی کی دوڑ میں پیچھے رہ گیا، جس کی بنیادی وجہ ناقص حکمرانی، بدعنوانی، اقرباپروری اور میرٹ کی مسلسل پامالی رہی۔ خاص طور پر سرکاری ملازمتوں کے حصول میں سفارش اور رشوت ایک معمول بن چکی تھی، جس کے باعث نوجوانوں میں مایوسی، بداعتمادی اور محرومی کا احساس گہرا ہوتا چلا گیا۔ ایسے حالات میں وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں صوبے میں اصلاحات کا جو عمل شروع ہوا ہے، وہ نہ صرف ایک مثبت تبدیلی کی علامت ہے بلکہ بلوچستان میں ایک نئے دور کے آغاز کا عندیہ بھی دیتا ہے۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے اقتدار سنبھالتے ہی یہ واضح کر دیا تھا کہ بلوچستان کے مسائل کسی جادوئی چھڑی سے حل نہیں ہوں گے۔ صوبے کو غیر معمولی چیلنجز درپیش ہیں، وسائل محدود ہیں اور مسائل دہائیوں پر محیط ہیں۔ تاہم اس کے باوجود موجودہ حکومت نے عملی اقدامات، دوٹوک فیصلوں اور واضح وژن کے ساتھ آگے بڑھنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ حکومت کا بنیادی نکتہ یہ ہے کہ اصلاحات بتدریج آئیں گی، مگر مستقل بنیادوں پر ہوں گی، اور ان کی بنیاد میرٹ، شفافیت اور عوامی مفاد ہوگی۔

محکمہ خزانہ میں سب اکاؤنٹنٹ کی 111 آسامیوں پر آن لائن ٹیسٹنگ اور اسی دن کامیاب امیدواروں کو تقرری آرڈرز کا اجرا موجودہ حکومت کا ایک تاریخی اور انقلابی اقدام ہے۔ بلوچستان ہی نہیں بلکہ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ بھرتی کے عمل کو اس قدر شفاف، تیز اور جدید طریقے سے مکمل کیا گیا

پہلے ہی واضح اعلان کیا تھا کہ اس عمل میں کسی قسم کی سفارش یا مداخلت برداشت نہیں کی جائے گی، اور عملی طور پر یہی ہوتا دکھائی دیا۔ کامیاب امیدواروں کو اسی دن تقرری آرڈرز جاری کرنا اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ موجودہ حکومت میرٹ کی بالادستی پر کسی قسم کا سمجھوتہ کرنے کو تیار نہیں۔

وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے اس موقع پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ عوام سے کیے گئے وعدوں کی تکمیل کا ایک اور ثبوت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اب بلوچستان میں سرکاری نوکریاں نہ تو فروخت ہوں گی اور نہ ہی کسی کے اثرو رسوخ پر دی جائیں گی۔ یہ بیان محض ایک سیاسی دعویٰ نہیں

حکومت نے اس صورتحال کو بدلنے کے لئے ٹھوس اقدامات کیے ہیں، جن میں شفاف بھرتیوں کے ساتھ ساتھ تعلیم، ہنر مندی اور تکنیکی تربیت پر توجہ شامل ہے۔ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ بلوچستان کو غیر معمولی حالات کا سامنا ہے۔ صوبے کا وسیع رقبہ، دور دراز علاقے، کمزور بنیادی ڈھانچہ اور وسائل کی قلت کسی بھی حکومت کے لئے بڑے چیلنجز

ہیں۔ ایسے میں فوری نتائج کی توقع غیر حقیقت پسندانہ ہوگی۔ تاہم میر سرفراز بگٹی کی حکومت کی خوبی یہ ہے کہ اس نے درست سمت کا تعین کرلیا ہے۔ اصلاحات کا آغاز ہو چکا ہے، شفافیت کو ترجیح دی جارہی ہے اور عوامی اعتماد بحال کرنے کی سنجیدہ کوششیں جاری ہیں۔ آن لائن ٹیسٹنگ کا نظام محض ایک محکمہ تک محدود نہیں رہنا چاہئے بلکہ اسے دیگر

> **محکمہ خزانہ میں 111 آسامیوں پر میرٹ کی بنیاد پر بھرتی انتہائی مستحسن عمل ہے**
> **ماضی کی سفارش، رشوت اور بدانتظامی کے نظام کا مکمل خاتمہ ہونا چاہیے**

سرکاری محکموں میں بھی نافذ کیا جانا چاہئے۔ اگر تعلیم، صحت، پولیس اور دیگر اداروں میں بھی اسی طرز کا نظام رائج ہو جائے تو نہ صرف میرٹ کی بالادستی ممکن ہوگی بلکہ بدعنوانی میں بھی نمایاں کمی آئے گی۔ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال گورننس کو بہتر بنانے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے، اور موجودہ حکومت اس حقیقت کو بخوبی سمجھتی ہے۔ ماضی میں بلوچستان میں بھرتیوں کے حوالے سے اچھی روایات نہیں ملتیں۔ اکثر یہ تاثر پایا جاتا تھا کہ سرکاری نوکریاں سفارش اور رشوت کے بغیر ممکن نہیں۔ اس سوچ نے نوجوانوں کو ریاستی اداروں سے بدظن کر دیا تھا۔ مگر اب حالات بدلتے دکھائی دے رہے ہیں۔ وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی کی قیادت میں حکومت نے واضح پیغام دیا ہے کہ اب صرف میرٹ ہی واحد معیار

> **آن لائن ٹیسٹنگ کا نظام محض ایک محکمہ تک محدود نہیں رہنا چاہئے بلکہ اسے دیگر سرکاری محکموں میں بھی نافذ کرنے کی ضرورت ہے اگر تعلیم، صحت، پولیس اور دیگر اداروں میں بھی اسی طرز کا نظام رائج ہو جائے تو نہ صرف میرٹ کی بالادستی ممکن ہوگی بلکہ بدعنوانی میں بھی نمایاں کمی آئے گی**

محکمہ خزانہ میں سب اکاؤنٹنٹ کی خالی آسامیوں پر آن لائن ہونے والے ٹیسٹ کیلئے امیدواروں کی رجسٹریشن کی جارہی ہے۔(فوٹو ڈی جی پی آر)

CamScanner